نماز کے اذکار میں تنوع

ترتیب وپیشکش

طارق بن محمد القطان

پیش لفظ

ڈاکٹر/ محمد الحمود النجدي

ڈاکٹر/ محمد ضاوي العصيمي

تصحیح وتنقیح

اسلم کمال اکرم علی المدنی

ولی اللہ حضرت علی

اشاعت

مرکز السلام التعلیمی

شری کنڈ، برہروا، صاحب گنج، جھارکھنڈ، الہند

نماز کے اذکار میں تنوع

ترتیب وپیشکش

طارق بن محمد القطان

پیش لفظ

ڈاکٹر / محمد الحمود النجدي

ڈاکٹر / محمد ضاوي العصيمي

تصحیح وتنقیح

اسلم کمال اکرم علی المدنی

ولی اللہ حضرت علی

اشاعت

مرکز السلام التعلیمی

شری کنڈ، برہروا، صاحب گنج، جھارکھنڈ، الہند

جملہ حقوق محفوظ نہیں ہیں

کسی بھی مسلم بھائی کو یہ اختیار ہے کہ وہ مفت میں تقسیم کی نیت سے مصدر کے ذکر کے ساتھ اس کتابچہ کو چھاپے۔

نام کتاب:	نماز کے اذکار میں تنوع
مؤلف:	طارق بن محمد القطان
ناشر:	مرکز السلام التعلیمي، جھاڑکھنڈ، الہند
اشاعت:	۲۰۱۹م
تعداد:	۱۰۰۰

ملنے کا پتہ:

مرکز السلام التعلیمي، شری کنڈ، برہروا،

صاحب گنج، جھاڑکھنڈ، پن کوڈ: ۸۱۶۱۰۱

عرض ناشر

الحمدلله الذي شرع لنا سنن الهدى، وجعل منهن الصلاوات الخمس المكتوبات ،وأشهدأن لاإله إلا الله وحده لا شريك له،وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ،وصلى الله على نبيه محمد وعلى آله وصحبه أجمعين ،ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين۔ وبعد:

فقد قال الله تعالى: ﴿حافظوا على الصلوات والصلاة الوسطى وقوموا لله قانتين﴾(البقرة:۲۳۸)

وقال النبى صلى الله عليه وسلم:"بني الإسلام على خمس:شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله،وإقام الصلاة،وإيتاء الزكاة،وصوم رمضان،وحج البيت إن استطاع إليه سبيلا"(صحيح بخارى: صحيح مسلم:)

محترم قارئین ! اسلام کا ہر باشعور بندہ اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ ''نماز'' اسلام کا دوسرا رکن ہے،اور'' شہادتین'' کے بعد اسلام کا سب سے اہم رکن شمار ہوتا ہے،نماز دین کا ستون ہے،آنکھوں کی ٹھنڈک ہے،مصیبت کے وقت اللہ کی مدد پانے کا ذریعہ ہے ،اسلام وکفر کے مابین حد فاصل ہے،بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے،نماز نور ہے،نمازی اللہ کا مہمان ہے،گناہوں کا کفارہ اور بلندی درجات کا سبب ہے،نماز (کثرت سجود)جنت میں رسول اللہ ﷺ کی معیت کا سبب ہے،شیطان کودفع کرنے کاوسیلہ ہے،دافع بلاہے۔نماز ہمیں کاہل وسست ہونے سے بچاتی ہے اورہمیں وقت کا پابند بننے کادرس دیتی ہے،آپ ﷺ کا ارشاد ہے: کہ''اسلام تمام معاملات کا اصل ہے،اوراس کا ستون نماز ہےاوراس کا آخری سراجہاد ہے(سنن ترمذی۔صحیح)

نماز ہی ایک ایسا عمل ہے جس کا محاسبہ سب سے پہلے ہوگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بندوں سے سب سے پہلے نماز ہی کے بارے میں پوچھا جائے گا، چنانچہ جس کی نماز صحیح رہی وہ کامیاب وکامران رہا اور جس کی نماز فاسد ہوئی وہ خسارہ اور گھاٹے میں رہا'' (سنن ترمذی-صحیح)

نماز ہی ایک ایسی عبادت ہے جو بندہ کو اپنے رب سے جوڑتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''تم میں سے جب کوئی نماز کی حالت میں ہوتا ہے تو وہ اس دوران اپنے رب سے مناجات میں مصروف رہتا ہے (متفق علیہ)

آپ ﷺ کی آخری وصیت میں بھی نماز ہی کی تاکید تھی، چنانچہ آپ ﷺ اپنی امت کو نماز کی وصیت اور تاکید کرتے ہوئے اپنی آخری سانس تک یہی کہتے رہے، نماز......نماز.....(سنن ابوداود-صحیح)

چنانچہ میرے بھائیو! ہمیں نماز کی پوری طرح پابندی کرنی چاہئے، کیوں کہ یہی وہ عبادت ہے جو ہمارے اور دین اسلام کے مخالفین کے درمیان حد فاصل ہے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ جس نے نماز ادا کی اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے اس کو ضائع کیا اس نے دین کو بھی ضائع کردیا، ہم اللہ سے عفو ودرگزر کے طلب گار ہیں۔

مذکورہ بیانات سے یہ بات اظہر من الشمس ہوجاتی ہے کہ اللہ رب العزت اور محمد رسول اللہ ﷺ کے نزدیک ''نماز'' کی کتنی اہمیت ہے اور اس کے دنیوی واخروی اور جسمانی کتنے فوائد ہیں۔ یہی وجہ ہے ابتداء اسلام سے لے کر آج تک اس کے متعلق بے شمار کتابیں لکھی گئیں، اسی سلسلے کی ایک کڑی ''التنویع: نماز کے اذکار پر مشتمل'' ہے، اس کتاب کی خصوصیت نام سے ظاہر ہے، یعنی اس کتاب کے اندر نہایت ہی عمدہ اور بہترین طریقہ سے

''تنوع اذکار'' کو بیان کیا گیا ہے نیز یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ اس کے کتنے اور کیا کیا فوائد ہیں؟

اس کتاب کے مرتب: طارق بن محمد القطان، پیش لفظ: ڈاکٹر محمد الحمود النجدی اور ڈاکٹر محمد ضاوی العصیمی ہیں، اس کتاب کا اردو ترجمہ منظر عام پر آچکا ہے، کتاب کی معنوی خوبی کو دیکھتے ہوئے مرکز السلام التعلیمی، شری کنڈ، بر ہروا، صاحب گنج، جھارکھنڈ کے رئیس فضیلت الشیخ: اسلم کمال اکرم علی مدنی حفظہ اللہ نے اپنی زیر نگرانی تصحیح ومراجعہ کرا کے ''مرکز'' کے زیر اشراف افادئے عامہ کی خاطر نشرواشاعت کا ارادہ فرمایا ہے۔

یہ اس سلسلے کی پہلی کڑی نہیں بلکہ ''مرکز السلام التعلیمی'' اپنے قیام کے وقت سے دین اسلام اور اپنے علاقے کے مسلمانوں کی خدمت کے لیے رواں دواں ہے اور اس کے شعبۂ نشرواشاعت سے اردو وبنگلہ زبانوں کے اندر کئی کتابیں اور تراجم شائع ہو چکی ہیں۔

آخر میں دعا گو ہوں الٰہ العالمین تو کتاب کے مرتب، مترجم، ناشر اور جملہ معاونین کو جزائے خیر عطا فرما- آمین

عقیل اختر یوسف مکی

ڈائرکٹر

مرکز السلام التعلیمی

شری کنڈ، بر ہروا، صاحب گنج، جھارکھنڈ

۲۰۱۹/۰۳/۲۷م

پیش لفظ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور درود وسلام نازل ہوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر،

اما بعد!

اللہ تعالی کا ارشاد ہے﴿یرفع الله الذین آمنوا منکم والذین أوتوا العلم درجات والله بما تعملون خبیر﴾(المجادلہ۔۱۱)

اللہ تعالی تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور جو علم دیے گئے ہیں درجے بلند کردے گا، اور اللہ تعالی (ہر اس کام سے) جو تم کررہے ہو (خوب) خبردار ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ جن کے ساتھ خیر کا معاملہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو انہیں دین کی سمجھ عطا کردیتا ہے (صحیح بخاری: ۷۱۔ صحیح مسلم ۱۰۳۷)۔

انہی ربانی احکامات اور فرامین الٰہی پر عمل کرتے ہوئے ''سلسلۃ العلامتین'' ''علامہ عبداللہ ابن باز'' اور ''علامہ محمد ناصر الدین البانی'' رحمہما اللہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ علوم شرعیہ سے وابستہ متنوع علمی و دینی منشورات کے ذریعہ آپ سے رابطے قائم کئے جائیں۔ اس طور پر کہ اسلوب نہایت ہی آسان اور مختصر ہوتا کہ عام مسلمان دینی احکام سے بہرور ہوسکیں۔

معزز قارئین۔ سردست ''سلسلۃ العلامتین'' ''علامہ عبداللہ ابن باز'' اور ''علامہ محمد ناصر الدین البانی'' رحمہما اللہ کے وقف شدہ منصوبے کا یہ پہلا منشور ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! دین کو سیکھنے اور سمجھنے کی راہ میں ہماری مدد فرما، بے شک تو ہی قدرت رکھنے والا اور بہترین کارساز ہے اور درود وسلام نازل ہوں ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

ناشر

''سلسلۃ العلامتین''

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتا ہے﴿ والذاکرین الله کثیرا والذاکرات أعد الله لهم مغفرة وأجرا عظیما﴾(الاحزاب: ۳۵)

بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے اور ذکر کرنے والیاں ان (سب) کیلئے اللہ تعالی (وسیع) مغفرت اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

اور درود وسلام نازل ہوں اس کے بندہ پر جن کو پوری دنیا کے لیے سفیر اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنایا اور اس (اللہ) کی اجازت سے توحید کی دعوت دی، اور وہ ایک روشن چراغ کے مانند ہیں۔

امابعد:

اللہ تعالی فرماتا ہے﴿ فاذکروني أذکرکم واشکروا لي ولا تکفرون﴾ (البقرة: ۱۵۲)

اس لئے تم میرا ذکر کرو، میں بھی تمہیں یاد کروں گا، میری شکر گزاری کرو اور ناشکری سے بچو۔

اور اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿وما خلقت الجن والإنس إلا لیعبدون﴾ (الذاریات: ۵۶) اور میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔

بندوں کے تمام حالات میں اللہ رب العالمین کا ذکر ہے، اور یہ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم سے موصول شدہ صحیح اذکار میں مشغول رہیں۔

علماء کرام نے دن اور رات کے کام اور پیغمبر کے اذکار میں بہت سی معروف کتابیں لکھی ہیں، جو اس باب میں وارد شدہ معلومات پر عمل کرنے کی تحدید کرتا ہے۔

نماز کے اذکار میں، میرے بھائی، طارق القطان کی جمع کردہ کتاب کا میں نے مطالعہ کیا ہے، یہ ذکر الٰہی میں متنوع اور تجدید کے خواہش مند قارئین کے لیے ایک جامع اور مفید خزانہ ہے۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب کے مؤلف، مترجم، ناشر اور قارئین کے لئے مفید اور فائدہ مند بنائے۔ آمین

درود وسلام نازل ہوں ہمارے نبی محمد ﷺ، ان کے آل اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر

ڈاکٹر محمد الحمود النجدی

۱۴۳۸/۸/۱۲ھ - ۲۰۱۷/۵/۸م

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور درود وسلام نازل ہوں نبی پاک ﷺ پر،

اما بعد:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ اذکار کے درمیان تنوع میں بہت نفع بخش اور کئی طرح کے فوائد پنہاں ہیں۔ مثال کے طور پر (اور جو انہی پر محدود نہیں) (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اذکار زیادہ سے زیادہ فراہم ہوں اور ان کو محفوظ رکھے جا سکیں (۲) ان اذکار کی وجہ سے وہ اکتاہٹ ختم ہو جائے جو ایک ہی ذکر کو بار بار ادا کرنے سے نفس میں پیدا ہوتی ہے (۳) اور اس میں تنوع کی وجہ ان بعض اذکار کو زندہ کیا جا سکے گا جو بھلا دیے گئے اور بعض تو استعمال نہ ہونے کی وجہ سے ان اذکار کا انکار بھی کر دیا گیا ہے۔

امام نووی نے بہت خوبصورت انداز میں اس کا ذکر کیا ہے، وہ کہتے ہیں:

میری رائے یہ ہے کہ جس شخص کے پاس فضائل اعمال کی کوئی بھی حدیث پہنچے، کم از کم زندگی میں ایک بار اس حدیث پر عمل کر لینا چاہیئے اور اس کو مطلقاً نہ چھوڑ دیا جائے۔ تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر بھی عمل ہو جائے کہ ”اگر میں تم کو کوئی حکم دیتا ہوں، تو حتی الامکان اس پر عمل کرنے کی کوشس کرو (الأذکار: ۱/۱۷)۔

انہی میں سے ایک گراں قدر کوشش زیر نظر کتاب برادرم ”ابو عمر طارق القطان“ کی ہے جس میں انہوں نے نماز کے باب میں منقول اذکار، خصوصاً دوران نماز کی ہر جگہ کے اعتبار سے جمع کیا ہے۔ اللہ نے اس کتاب کی پہلی ایڈیشن میں بڑی مقبولیت عطا کی ہے۔ اب کچھ نئے اور آسان انداز میں مفید اضافوں کے ساتھ یہ نسخہ پیش خدمت ہے، دعاء گو ہوں کہ اے اللہ! ان کے اچھے اعمال کے عوض میں اس کتاب کو خیر کا ذریعہ بنا اور ان کی اس مفید کتاب کو روز محشر نیکی کے پلڑے میں ڈال دے (آمین یارب العلمین)۔

اور سب طرح کی تعریفیں اللہ ہی کے لیے (سزاوار) ہیں جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔

احقر

ڈاکٹر/ محمد ضاوی العصیمی

۱۴۳۸/۸/۱۲ھ - ۲۰۱۷/۵/۸م

تعارف

تمام طرح کی تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے جس نے اپنی کھلی اور واضح کتاب میں کہا ہے کہ ﴿وقوموا لله قانتين﴾(البقرة:۲۳۸)

(اور اللہ کے لیے باادب کھڑے رہا کرو) اور نماز کے متعلق فرمایا ﴿وإنها لكبيرة إلا على الخاشعين﴾(البقرة:۴۵) اور بے شک نماز بڑی چیز ہے مگر ڈر رکھنے والوں پر)۔ اور درود وسلام نازل ہوں نبی پاک صلی ﷺ پر جو متقیوں اور خشوع کی کیفیت میں رہنے والوں کا امام ہیں، اور سلامتی نازل ہو ان کے تمام آل واصحاب پر۔

نماز دین کا سب سے بڑا عملی رکن ہے، اور اس میں ''خشوع'' شرعی مطالبات میں سے ایک ہے۔ اور جب اللہ تعالی کا دشمن شیطان ابلیس نے آدم کی اولاد کو گمراہ کرنے کا عہد لیا اور کہا کہ ﴿ثم لآتينهم من بين أيديهم ومن خلفهم وعن أيمانهم وعن شمائلهم ولا تجد أكثرهم شاكرين﴾(الاعراف:۱۷) پھر ان پر حملہ کروں گا ان کے آگے سے بھی اور ان کے پیچھے سے بھی اور ان کے داہنی جانب سے بھی اور ان کے بائیں جانب سے بھی اور آپ ان میں سے اکثروں کو شکر گزار نہیں پائینگے۔ تو اس کی بڑی چال اور ہتھکنڈے کا درپے ہو گیا کہ وہ کس طرح لوگوں کو طرح طرح کی چال چل کر نماز سے بھٹکائے اور ان کے دلوں میں وسوسے اور بے سود خیالات ڈال کر عبادت کی لذت وخوشی سے محروم کر کے انہیں اجر وثواب سے بھی محروم کر دے۔ اور چوں کہ ''خشوع'' جو زمین سے سب سے پہلے اٹھایا جائے گا۔ اور ہم وقت کے آخری دہانے پر کھڑے ہیں، ہم پر حذیفہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول منطبق ہوتا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ۔ تمہارے دین سے جو سب سے پہلے ضائع ہوگا وہ خشوع ہوگا، اور سب سے آخر میں ضائع ہونے والی چیز نماز ہوگی۔ بہت سے نمازی ایسے ہوں گے جن کی نمازوں میں کوئی خیر نہیں ہوگا۔ تم

انہیں دیکھو گے کہ وہ باجماعت نماز کے لیے مسجد میں داخل ہو رہے ہیں لیکن خشوع کی صفت سے وہ عاری نظر آئیں گے۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جن کے دل میں خشوع کی کیفیت ہوگی، اس دل سے شیطان کبھی قریب نہیں ہوسکتا۔

اور چوں کہ انسان نماز کے دوران بہت زیادہ وسوسوں اور شکوک وشبہات سے دوچار ہوتا رہتا ہے اور خشوع کی کیفیت جاتی رہتی ہے تو اس کی ضرورت محسوس ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ سے منقول نماز کے دوران ذکر کے تنوع پر گفتگو کی جائے، کیونکہ ذکر میں تنوع سے نماز کا استحضار باقی رہتا ہے، اس کی وجہ سے نماز کے لیے احساس اور شعور میں دوبالا ہوتا ہے، کئی طرح کے اذکار سے طبیعت میں تازگی برقرار رہتی ہے اور نتیجتاً خشوع کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور نبی کریم ﷺ کی سنت کے مطابق نماز کی ادائیگی ہوتی ہے۔ یہ صرف اللہ تعالی کا ہی فضل ہے جس نے ہمارے لیے نماز سے متعلق بہت سارے اذکار عطا فرمایا۔

اور اس کی وجوہات میری سمجھ کے مطابق مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ تاکہ اکتاہٹ کا احساس نہ ہو۔

۲۔ ہمیشہ تر وتازگی برقرار رہے۔

۳۔ عبادت کے دوران اس کا احساس باقی رہے۔

۴۔ تاکہ عادت نہ بنے۔

۵۔ لذت اور خشوع حاصل ہو۔

۶۔ سنت ترک نہ ہو۔

۷۔ سب سے اہم یہ کہ ہمارے نبی ﷺ کی سنت باقی رہے۔

اور اسی کے ساتھ یہ میرے اور اپنے مسلمان بہائیوں کے لئے یاد دہانی اور نصیحت

ہے۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ ہمیں اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمارے ہر کام خالص اللہ کی رضا کے لئے ہو، اور اللہ ہمیں توفیق دے کہ ہم ہمیشہ خیر ہی کا عمل کریں، اللہ ہی ہمارا مولی اور قادر مطلق ہے۔

آپ کا بھائی

طارق بن محمد القحطانی

شیخ علامہ محمد بن صالح عثیمین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ انسان کے لیے مختلف شکل وصورت میں وارد عبادتوں کو انہی شکل وصورت کے ساتھ ادا کرنا چاہیے، کیوکہ اس میں بہت سے فائدے ہیں۔

۱- سنت کی حفاظت اور لوگوں تک اس کے تنوع کی معلومات فراہم کرنا۔

۲- لوگوں کے لیے عبادت اور ذکر الہی کو آسان بنانا، کیوں کہ ان میں سے بعض زیادہ آسان ہے اور اس کے نتیجہ میں اکتاہٹ بھی پیدا نہیں ہوگی۔

۳- دل کے اندر استحضار رہنا اور اکتاہٹ کی عدم موجودگی کا ہونا۔

۴- شریعت کے تمام پہلوؤں کو عملی جامہ پہنانا۔ وغیرہ

فصل اول

نماز کے ذکر میں تنوع

نوٹ: موجودہ اذکار مکمل نہیں ہیں بلکہ حتی الامکان آسان اذکار کو درج کیے گئے ہیں

تکبیر تحریمہ

۱- نبی کریم ﷺ "اللہ اکبر" کے ذریعہ اپنی نماز شروع کرتے۔(صحیح مسلم)

۲- "آپ ﷺ کبھی اپنے ہاتھوں کو تکبیر کے ساتھ اٹھاتے"۔(صحیح بخاری وسنن نسائی)

۳- "اور کبھی تکبیر کے بعد اٹھاتے"۔(صحیح بخاری وسنن نسائی)

۴- "اور کبھی تکبیر سے پہلے اٹھاتے"۔(صحیح بخاری وسنن ابوداود)

۵- "آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے"۔(صحیح بخاری وسنن نسائی)

۶- "اور کبھی اپنے کانوں کی لو کے برابر اٹھاتے"۔(صحیح بخاری وسنن ابوداود)

استفتاح(۱) (نماز شروع کرنے) کی دعائیں

آپ ﷺ مختلف حالات میں مختلف دعائیں پڑھتے:

١ ـ "ألـلـهـم بـاعد بيني وبين خطاياي كما باعت بين المشرق والمغرب الـلـهم نقني من الخطايا كماينقى الثوب الأبيض من الدنس اللهم اغسل خطاياي بالماء والثلج والبرد"

اے اللہ! تو میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری پیدا کر جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان پیدا کی ہے، اے اللہ! تو مجھے گناہوں سے اس طرح پاک وصاف کر جس طرح سفید کپڑوں کو میل سے صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ! تو میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولے سے دھوڈال (صحیح بخاری:۷۴۴-صحیح مسلم:۵۹۸)

٢ ـ "اني وجهت وجهي للذي فطر السماوات والأرض حنيفاوما أنا من المشـر كيـن"(الانعام:۷۹) میں نے سب سے یکسو ہو کر اپنے آپ کو اس ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ اللہ تعالی نے فرمایا:قل إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين ،لا شريك له وبذلك أمرت وأنا أول المسلمين(الانعام:۱۶۲-۱۶۳) (اور یہ بھی) کہہ دو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العلمین ہی کے لیے ہے، جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرمانبردار ہوں۔

(۱) استفتاح کی حکمت: دعا کرنے والا اس (اللہ) کے سامنے کھڑے ہو کر اس کی عظمت و بڑائی کا اظہار کرتا ہے، خشوع کی صفت پیدا کرتا ہے، اور اللہ کے سوا کسی اور سے مانگنے میں وہ شرمندگی کا احساس کرتا ہے۔

’’اللهم أنت الملك لا إله إلا أنت ربي وأنا عبدك ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفرلي ذنوبي جميعاً أنه لا يغفر الذنوب إلا أنت واهدني لأحسن الأخلاق لا يهدي لأحسنها إلا أنت واصرف عني سيئها لا يصرف عني سيئها إلا أنت لبيك وسعديك والخير كله في يديك والشر ليس إليك أنا بك وإليك تباركت وتعاليت أستغفرك وأتوب إليك‘‘(صحيح مسلم: ٧٧١ ۔سنن أبي داود: ٧٦٠)

اے اللہ! تو ہی مالک ہے، تیرے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں، تو ہی میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے، میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، تو میرے تمام گناہوں کو معاف فرما، صرف تو ہی ہے جو گناہوں کو معاف کرسکتا ہے، اعلیٰ اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما، مجھ کو اعلیٰ اخلاق سے تو ہی نواز سکتا ہے، میرے مصائب کو دور فرما، میرے مصائب کو صرف تو ہی دور کرسکتا ہے، میں تیرے لیے حاضر ہوں اور تو مجھ کو سعادت عطا کر، اور تمام تر بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے اور برائی تجھ سے نہیں آتی، میں تیرا بندہ ہوں، تیری طرف رجوع کرتا ہوں، تو برکت والا اور بلند ہے، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

۳۔ ’’سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك‘‘(سنن ابی داود: ٧٧٥–سنن ترمذی: ٢٤٢)

اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں، میں تیری حمد بیان کرتا ہوں، تیرا نام بابرکت اور تیری شان بلند و برتر ہے اور تیرے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں‘‘

٤۔ ’’الله أكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة وأصيلا‘‘ (صحيح مسلم: ٩٣٥)

اللہ ہی سب سے بڑا بہت بڑا ہے، اور تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جو بہت زیادہ

ہے اور میں اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں صبح وشام۔(۲)

٥۔ ’’الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه‘‘(صحيح مسلم: ٩٣٤)

ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو بہت زیادہ و پاکیزہ ہے اور اس میں برکت ڈالی گئی ہے۔(۳)

رسول اللہ ﷺ رات کی نماز میں یہ کہتے:

١۔ ’’اللهم رب جبريل وميكائيل وإسرافيل فاطر السماوات والأرض عالم الغيب والشهادة أنت تحكم بين عبادتك فيما كانوا فيه يختلفون أهدني لما اختلف فيه من الحق بإذنك تهدي من تشاء إلى صراط مستقيم‘‘ (صحيح مسلم ٧٧٠)

اے اللہ! جبرائیل، مکائیل، اور اسرافیل کا رب، آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا، غائب و حاضر کو جاننے والا، اپنے بندوں کے درمیان تو ہی اس چیز کے متعلق فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے، حق کی جن باتوں میں اختلاف ہوگیا ہے تو اپنی توفیق سے مجھے حق کی ہدایت دے یقیناً تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

۲۔ نبی کریم ﷺ دس بار ’’الله أكبر‘‘ **دس بار** ’’الحمد لله‘‘ **دس بار** ’’سبحان الله‘‘ **دس بار** ’’لا حول ولا قوة إلا بالله‘‘ **اور دس بار** ’’استغفر الله‘‘ **پڑھتے، پھر اس کے بعد دس بار** ’’اللهم اغفرلي، واهدني، وارزقني، وعافني‘‘ **’’اے اللہ! مجھے معاف فرمادے، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق دے، اور مجھے عافیت دے‘‘ اور دس بار** ’’اللهم إني أعوذ بك من الضيق يوم الحساب‘‘ **’’اے اللہ! میں حساب کے دن کی تنگی سے تیری پناہ چاہتا ہوں‘‘ پڑھتے۔(احمد اور طبرانی-صحیح)**

---

(۲) ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) نے بطور استفتاح یہ دعا پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حیران ہوں کہ آسمان کے دروازے اس کے لیے کھول دیے گئے ہیں۔

(۳) ایک دوسرے صحابی (رضی اللہ عنہ) نے بطور استفتاح یہ دعا پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے بارہ فرشتے کو دیکھا اس کو لینے کے لیے آگے بڑھ رہے ہیں کہ کون پہلے لے لے۔

۳۔ ’’تین بار ” اللہ أکبر ذو الملکوت والجبروت والکبریاء والعظمة“
’’اللہ سب سے بڑا ہے، انتہائی غلبے اور بڑی بادشاہت والا اور بڑائی اور عظمت والا‘‘ پڑھتے
(طیالسی اور سنن ابوداود- صحیح)۔

نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاوت:

فجر کی سنت:

نبی کریم ﷺ صبح کی (فرض) نماز سے پہلے کی دو رکعت سنتوں کو بہت مختصر پڑھتے یہاں تک کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: آپ ﷺ نے ان میں سورۃ فاتحہ بھی پڑھی یا نہیں (صحیح بخاری اور صحیح مسلم)

کبھی کبھی سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں یہ پڑھتے ” قولوا أمنا باللہ وماأنزل إلینا(البقرۃ:١٣٦)

’’مسلمانوں کہہ دو کہ ہم اللہ پر اور جو (کتاب ہماری ہدایت کے لیے) اتری ہے اس پر ایمان لائے‘‘ (آخری آیت تک) اور دوسری رکعت میں ”قل یا أھل الکتاب تعالوا إلی کلمة سواء بیننا وبینکم“ (سورۃ آل عمران:٦٤)” کہ اے اہل کتاب جو بات ہم دونوں کے درمیان یکساں (تسلیم کی گئی) ہے اس کی طرف آؤ......‘‘ (آخری آیت تک) اور کبھی اس کے بجائے یہ پڑھتے: ” فلما أحس عیسی منھم الکفر“(آل عمران: ٥٢) جب عیسی نے ان کی طرف سے نافرمانی اور (نیت قتل) دیکھی ......(آخری آیت تک) (صحیح مسلم)

آپ ﷺ کبھی کبھی پہلی رکعت میں” قل یا أیھا الکافرون“ ’’آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو!‘‘ پڑھتے۔ اور دوسری رکعت میں”قل ھو اللہ أحد“ ” آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالی ایک (ہی) ہے‘‘۔اور فرماتے: کیا ہی بہترین آیتیں ہیں یہ دونوں۔ (سنن ابن ماجہ اور صحیح ابن حبان- صحیح)

فجر کی نماز:

آپ ﷺ فجر کی نماز میں سورہ ’’زلزلہ، انسان، سجدہ، مؤمنون، صافات، یٰس، روم، تکویر، طور، اور واقعہ‘‘ (طوال مفصل کی سورتوں) کی تلاوت فرماتے(۴)، اور آپ ﷺ پہلی رکعت میں طول دیتے اور دوسری میں قصر کے ساتھ پڑھتے، تقریباً ساٹھ آیتیں یا اس سے زیادہ پڑھتے۔ بعض راویوں نے کہا کہ: مجھے معلوم نہیں کہ یہ ایک رکعت میں پڑھتے یا دونوں میں؟ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

اور ایک دفعہ آپ ﷺ نے دونوں رکعتوں میں ﴿إذا زلزلت الأرض زلزالھا﴾ (الزلزلة:١) ” جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائے گی‘‘ کی تلاوت فرمائی۔ راوی فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ بھول گئے یا جان بوجھ کر اس کی تلاوت کی(۵) (سنن ابوداود- صحیح)

ظہر اور عصر کی نماز:(۶)

آپ ﷺ ان نمازوں میں تقریباً تیس (۳۰) آیتیں پڑھتے اور کبھی آپ سورہ ” والسماء والطارق“ ”قسم ہے آسمان کی اور اندھیرے میں روشن ہونے والے کی‘‘ اور کبھی ” والسماء ذات البروج“ ”برجوں والے آسمان کی قسم‘‘ اور کبھی ”واللیل إذا یغشی‘‘ ’’قسم ہے رات کی جب چھا جائے‘‘ یا ان جیسی سورتوں کو پڑھتے (سنن ابوداود- صحیح) ’’اور دوسری رکعت کے بنسبت پہلی رکعت کو لمبی کرتے‘‘۔ (صحیح بخاری اور صحیح مسلم)

---

(۴) مفصل سے مراد مختصر سورتوں ہیں، ان سورتوں کو اس نام سے اس لیے موسوم کیا گیا کہ ان کے فواصل بہت زیادہ ہیں جو ’’بسم اللہ الرحمٰن الرحیم‘‘ کے ذریعے سے ہوئے اور ان سورتوں کی تین قسمیں ہیں: لمبے، درمیانی اور مختصر۔ لمبی سورتیں ’’ق یا حجر سے عم یا بروج تک‘‘ اور درمیانی سورتیں ’’عم یا بروج سے ضحیٰ یا لم یکن تک‘‘ اور مختصر سورتیں ’’ضحیٰ یا لم یکن سے قرآن کے اختتام تک‘‘، واضح رہے کہ اس میں اختلاف ہے۔

(۵) شیخ علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ: ایسا لگتا ہے کہ آپ ﷺ نے تشریع کی نیت سے جان بوجھ کر ایسا کیا۔

(۶) فائدہ: ظہر اور عصر کی نماز میں آپ ﷺ کی قرات کا علم کیسے ہوا، حالانکہ یہ دونوں نمازیں سری ہیں؟

جواب: علماء نے فرمایا ہے کہ سری نماز میں آہستہ اور جہری میں باآواز بلند قرات کرنا سنت ہے واجب نہیں، اور رسول اللہ ﷺ کی سری نماز میں باآواز بلند قرات کرنا بطور تعلیم شمار کیا جائے گا جو آپ ﷺ اپنے اصحاب کو سکھاتے تھے۔ اور تعلیم کے باب میں ایسا کرنا کوئی حرج نہیں ہے۔

اور آپ ﷺ ظہر کی نماز کی ہر رکعت (۷) میں تیس (۳۰) آیتوں کی مقدار قرات کرتے ۔آخری دو رکعتوں میں پہلی دونوں رکعتوں سے آدھے کی مقدار قرات کرتے بلکہ صرف سورہ فاتحہ پر ہی اکتفا کرتے ۔اور عصر کی پہلی دو رکعتوں کی ہر رکعت میں پندرہ آیات کے برابر، اور آخری دو رکعتوں میں اس سے نصف پڑھتے ۔(صحیح مسلم)

مغرب کی نماز:

”کبھی کبھار رسول اکرم ﷺ چھوٹی سورتوں کی تلاوت کرتے“ (صحیح بخاری) اور کبھی ”طوال مفصل“ اور ”وسط مفصل“ میں سے بھی تلاوت کرتے ۔اور کبھی کبھا درج ذیل سورتوں ”طور، مرسلات، اور اعراف“ کی تلاوت کرتے (صحیح بخاری)۔

اور کبھی ”انفال“ کی تلاوت کرتے ۔(المعجم الکبیر للطبرانی) آپ ﷺ نے ایک سفر کے دوران دوسری رکعت میں ﴿والتین والزیتون﴾ ”قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی“ کی تلاوت کی تھی ۔(مسند احمد)

مغرب کی سنت:

مغرب کی سنت میں رسول اللہ ﷺ پہلی رکعت میں ﴿قل يأيها الكافرون﴾ ”آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو!“ اور دوسری رکعت میں ﴿قل هو الله أحد﴾ ”آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالی ایک (ہی) ہے“ پڑھتے ۔(سنن نسائی،-صحیح)

عشاء کی نماز:

رسول اللہ ﷺ عشاء کی پہلی دو رکعت میں ”وسط مفصل“ سے پڑھتے ۔(مسند احمد) اور کبھی کبھی ﴿والشمس وضحاها﴾ ”سورج کی قسم اور اس کی دھوپ کی قسم“ اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت کرتے (مسند احمد،-حسن) اور کبھی ﴿إذا السماء انشقت﴾ ”جب آسمان پھٹ جائے گا“ کی تلاوت کرتے اور اس میں سجدہ بھی کرتے ۔(صحیح بخاری)

(۷) نبی کریم ﷺ کبھی کبھار آیتوں کو زور سے پڑھ کر سنا دیا کرتے تھے ۔(صحیح بخاری-صحیح مسلم)

آپ صلی ﷺ نے ایک سفر کے دوران دوسری رکعت میں ﴿والتين والزيتون﴾ ”قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی“ کی تلاوت کی تھی (صحیح بخاری)

رات کی نماز:

آپ ﷺ رات کی نماز میں کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ سے تلاوت کرتے (صحیح بخاری) کبھی اس میں تلاوت مختصر ہوتی اور کبھی لمبی۔

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ رات کو نماز پڑھی، آپ ﷺ نے اتنا لمبا قیام کیا کہ میرے دل میں ایک غلط خیال پیدا ہو گیا، پوچھا گیا کہ وہ غلط خیال کیا تھا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے سوچا کہ بیٹھ جاؤں اور نبی کریم ﷺ کا ساتھ چھوڑ دوں (صحیح بخاری) کیوں کہ آپ ﷺ کا قیام بہت لمبا تھا۔

حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی، آپ ﷺ نے سورہ ”بقرہ“ پڑھنا شروع کر دیا، میں نے سوچا کہ آپ ﷺ ایک سو آیات کے اختتام پر رکوع کر لیں گے، لیکن آپ کی تلاوت جاری رہی، میں نے سوچا کہ شاید آپ دو رکعتوں میں پوری (سورت) پڑھین گے، لیکن آپ ﷺ نے تلاوت کرنا جاری رکھا، میں نے سوچا کہ آپ ﷺ شاید (اس سورت) کو مکمل کرنے کے بعد رکوع کر لیں گے، لیکن سورہ ”بقرہ“ ختم کر کے آپ نے سورہ ”نساء“ پڑھنا شروع کر دیا، اس کو ختم کرنے کے بعد آپ نے سورہ ”آل عمران“ پڑھنا شروع کر دیا، آپ ﷺ ارسال کے ساتھ تلاوت کرتے تھے ۔اور جب بھی کسی تسبیح والی آیت کو پڑھتے ہوئے گزرتے تو تسبیح بھی پڑھتے ۔اور جب کسی سوال کی آیت سے گزارتے تو سوال بھی کرتے ۔اور اگر کسی تعوذ کی آیت سے گزرتے تو پناہ بھی مانگتے، اس کے بعد رکوع کرتے (صحیح مسلم)

ایک رات آپ ﷺ بیمار ہونے کے باوجود بھی سبع طوال (۸) (بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، انعام، اعراف، توبہ) سے تلاوت کی (حاکم نے روایت کیا اور اس کی تصحیح کی)

آپ ﷺ کبھی ہر رکعت میں ان جیسی سورتوں کی تلاوت کرتے۔ (سنن ابوداود-صحیح)

اور کبھی ہر رکعت میں پچاس آیات یا اس سے زیادہ تلاوت کرتے، اور کبھی کبھی ﴿یا أیها المزمل﴾ (اے کپڑے میں لپٹنے والے) کی تلاوت کرتے، (صحیح بخاری) اور کبھی آپ ﷺ ہر رات میں سورہ "بنی إسرائيل" (۹) اور سورہ "الزمر" کی تلاوت کرتے۔ (مسند احمد-صحیح)

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ''میں نہیں جانتی کہ رسول ﷺ نے پورا قرآن کریم کو ایک رات میں ختم کیا، یا صبح تک قیام اللیل (تہجد) کی نماز پڑھی، یا رمضان کے علاوہ پورے مہینہ کا روزہ رکھا۔ (سنن نسائی)

واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ تین رات سے کم میں قرآن کریم ختم نہیں کرتے تھے (ابن سعد نے روایت کیا) اور نہ ہی آپ ﷺ پوری رات نماز پڑھتے تھے (صحیح مسلم)

بلکہ آپ ﷺ فرمایا کرتے کہ اگر کوئی رات کی نماز میں (اہتمام کے ساتھ) دس آیتیں پڑھتا ہے، تو اس کو غفلت میں شمار نہیں کیا جائے گا، اگر کوئی سو آیتیں پڑھتا ہے تو اس کو اللہ کے فرما ل بردار بندوں میں سے شمار کیا جائے گا، اور اگر کوئی شخص ایک ہزار آیتیں پڑھتا ہے، تو اس کا نام ان لوگوں میں درج کیا جائے گا جنہوں نے بہت بڑا اجر حاصل کیا۔ (سنن ابوداود-صحیح)

وتر کی نماز:

آپ ﷺ وتر کی پہلی رکعت میں ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ ''اپنے بہت ہی بلند اللہ کے نام کی پاکیزگی بیان کیجئے'' اور دوسری رکعت میں ﴿قل یا أیها الکافرون﴾ ''آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو!'' اور تیسری رکعت میں ﴿قل هو الله أحد﴾ ''آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالی ایک (ہی) ہے'' کی تلاوت کرتے تھے (سنن نسائی-صحیح)

---

(۸) سبع طوال سے مراد یہ سورتیں ہیں: بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، انعام، اعراف اور توبہ۔

(۹) سورہ اسراء

اور کبھی آپ ﷺ ﴿قل هو الله أحد﴾ کے ساتھ ان سورتوں کا بھی اضافہ کرتے تھے ﴿قل أعوذ برب الفلق﴾ ''آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں'' اور ﴿قل أعوذ برب الناس﴾ ''آپ کہہ دیجئے کہ میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں'' (سنن ترمذی اور مستدرک حاکم-صحیح)

ایک مرتبہ آپ ﷺ نے وتر کی رکعت میں سورہ ''نساء'' سے ایک سو آیتوں کی تلاوت کی تھی (سنن نسائی-صحیح)

جمعہ کی نماز:

رسول اللہ ﷺ جمعہ کی پہلی رکعت میں ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ ''اپنے بہت ہی بلند اللہ کے نام کی پاکیزگی بیان کر'' اور دوسری رکعت میں ﴿هل أتاك حديث الغاشية﴾ ''کیا تیرے پاس چھپا لینے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے'' کی تلاوت کرتے (صحیح مسلم) اور کبھی پہلی رکعت میں سورہ ''جمعہ'' اور دوسری رکعت میں ﴿إذا جاءك المنافقون﴾ ''اے محمد جب منافق لوگ تمہارے پاس آتے ہیں'' اور کبھی کبھار اس کی جگہ ﴿هل أتاك حديث الغاشية﴾ ''کیا تیرے پاس چھپا لینے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے'' کی تلاوت کرتے۔ (صحیح مسلم)

عید کی نماز:

آپ ﷺ نے نماز عید کی پہلی رکعت میں سورہ ﴿سبح اسم ربك الأعلى﴾ ''اپنے بہت ہی بلند اللہ کے نام کی پاکیزگی بیان کیجئے'' اور دوسری رکعت میں سورہ ﴿هل أتاك حديث الغاشية﴾ ''کیا تیرے پاس چھپا لینے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے'' کی تلاوت کرتے تھے (صحیح مسلم)

اور کبھی ان دونوں سورتوں کی جگہ سورہ ﴿ق - والقرآن المجيد﴾ ''ق! بہت بڑی شان والے اس قرآن کی قسم ہے'' اور سورہ ﴿اقتربت الساعة وانشق القمر﴾ ''قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا'' کی تلاوت کرتے تھے۔ (صحیح مسلم)

رکوع کی دعائیں:(۱۰)

آپ ﷺ رکوع میں کئی قسم کے اذکار اور دعائیں پڑھا کرتے ،بعض اوقات اِسے اور کبھی اُسے کہا کرتے۔

۱۔ "سبحان ربي العظيم" "میں اپنے اس رب کی پاکی بیان کرتا ہوں جو عظمت والا ہے" تین بار۔(مسند احمد۔صحیح)

۲۔ "سبحان ربي العظيم وبحمده" "پاک ہے میرا رب عظمت والا ہے اور میں اس کی تعریف بیان کرتا ہوں" تین بار۔(سنن ابوداود۔صحیح)

۳۔ "سبوح قدوس رب الملائكة والروح" ''بہت ہی پاکیزہ،انتہائی مقدس،جو فرشتوں اور روح(جبرائیل) کا رب ہے''۔(صحیح مسلم:۴۸۷)

٤۔" اللهم لك ركعت وبك أمنت ولك أسلمت أنت ربي خشع لك سمعي وبصري ومخي وعظمي وعصبي وما استقلت به قدمي لله رب العالمين" ''اے اللہ! میں تیرے ہی واسطے جھکا اور تجھی پر ایمان لایا اور میں تیرا ہی فرماں بردار بنا، تو ہی میرا رب ہے،اظہار عاجزی کیا میرے کانوں نے ، میری آنکھوں نے ، میرے دماغ نے ، میری ہڈیوں نے ، میرے پٹھوں نے اور میرے (اس جسم نے) جسے اٹھایا ہوا ہے میرے قدموں (پاؤں) نے اس اللہ کے لیے جو سارے جہانوں کا رب ہے''۔(صحیح مسلم:۷۷۱)

۵۔ (سبحانك اللهم ربنا وبحمدك،اللهم اغفرلي) "پاک ہے تو اے اللہ! اے ہمارے رب! میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں،تو مجھے معاف فرمادے''۔(صحیح بخاری:۷۹۶)

---

(۱۰) تنبیہ: کچھ نمازی رکوع کے دوران اپنی نگاہ کو اپنے پاؤں یا اس کے اردگرد دوڑاتے رہتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے، بلکہ انہیں چاہیے کہ وہ اپنی نگاہ کو اپنے سجدہ کی جگہ پر مرکوز رکھیں۔

رکوع میں اعتدال:(۱۱)

نبی کریم ﷺ اپنے جسم کو رکوع سے اٹھاتے ہوئے کہتے: "سمع الله لمن حمده" ''اللہ نے سن لی جس نے اس کی تعریف کی''۔(صحیح بخاری اور صحیح مسلم)

اس کے بعد درج ذیل دعاؤں میں سے کسی بھی دعاء کو پڑھتے:

۱۔" ربنالك الحمد" ''اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے''۔(صحیح بخاری:۷۲۲۔صحیح مسلم:۷۷۲)

۲۔" ربناولك الحمد" ''اے ہمارے رب! اور تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے''۔(صحیح بخاری:۷۲۲۔صحیح مسلم:۷۷۲)

۳۔ "اللهم ربنالك الحمد"(اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے) (صحیح بخاری:۷۹۶)

---

(۱۱) فائدہ: ایک جگہ یا رکن میں ایک سے زائد ذکر کی شریعت میں اجازت ہے؟

امام ابن القیم نے اپنی کتاب: جلاء الافہام فی الصلاۃ والسلام علی خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم ص ۱۹۰ میں ذکر کرتے ہیں کہ: چاہے ایک بار ایسا کریں اور ایک بار ویسا کریں،اور اس کے ساتھ ساتھ رکوع سے اپنے سر کو اٹھائیں تو چاہے تو یہ کہیں ''اللھم ربنا لک الحمد'' ''اے اللہ،ہمارے رب،تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے''اور چاہے تو ان الفاظ کے ساتھ ادا کریں''ربنا لک الحمد'' ''تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے''اور چاہے تو''ربنا ولک الحمد'' ''اے ہمارے رب اور تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے''لیکن تمام ادعیہ کو ایک ساتھ جمع کرنا مستحب نہیں ہے۔

امام البانی نے اپنی کتاب''صفۃ صلاۃ النبی ﷺ ص ۱۳۴''میں وضاحت کی ہے کہ: علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے،اور ابن القیم نے''الزاد''میں تردد کے ساتھ اور امام نووی نے پورے عزم کے ساتھ کہا ہے کہ: اگر ممکن ہو تو یہ سب اذکار کو یکجا کرنا بہتر ہے اور تمام بابوں میں ایسا ہی کرنا بہتر ہوگا۔

حضرت ابوالطیب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب''نزل الابرار ص ۸۴''میں فرماتے ہیں کہ کبھی اِس دعاء تو کبھی اُس دعاء کو پڑھے لیکن جمع کرنے کے شواہد نظر نہیں آتے ہیں،اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ نے ان جملہ ادعیہ کو ایک رکن میں جمع کیا ہے،اور اتباع ابتداع سے زیادہ بہتر عمل ہے۔

اور ان شاء اللہ یہی حق ہے لیکن احادیث سے اس رکن کو لمبا کرنے کا ثبوت ملتا ہے اور ان کے بیان بھی قیام کے قریب ہونے کے لیے ذکر آیا ہے۔اگر نمازی اس حدیث کی اتباع کرنا چاہے تو ان کو جمع کے اس طریقہ پر عمل کرنا ہوگا جن کا ذکر امام نووی نے کیا ہے۔ابن النصر نے عطاء سے اور وہ ابن جریج سے اس کی روایت قیام اللیل کے سلسلہ میں کی ہے اور دوسری صورت میں کچھ اذکار میں بیان کردہ تکرار کا طریقہ،اور یہ سنت کے قریب ہے، واللہ اعلم

٤ ۔ "اللهم ربناولك الحمد" " اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! اور تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے"(صحیح بخاری:٧٩٦)

اور کبھی کبھی مذکورہ دعاؤں میں درج ذیل دعاؤں کا اضافہ کرتے:(١٢)

١ ۔ "ملء السموات وملء الأرض وملء ما شئت من شيء بعد" "اتنی (تعریف) کہ جس سے آسمانوں وزمین اور اس کے علاوہ جتنی تعریف تو چاہے سب تیرے لئے سزاوار ہے"(صحیح مسلم:٤٧٦)

٢ ۔ "ملء السموات وملء الأرض وملء ما شئت من شيء بعد، أهل الثناء والمجد، أحق ما قال العبد، وكلنا لك عبد، اللهم! لا مانع لما أعطيت ولا معطي لما منعت ولا ينفع ذاالجد منك الجد" "اتنی (تعریف) کہ جس سے آسمانوں وزمین اور اس کے علاوہ جتنی تعریف تو چاہے سب تیرے لیے سزاوار ہے، اے تعریف اور بزرگی کے لائق! بندے نے جو تعریف وبزرگی بیان کی ہے سب سے زیادہ تو ہی اس کا مستحق ہے، ہم تمام کے تمام تیرے ہی بندے ہیں، اے اللہ! جو تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی صاحب حیثیت کو اس کی حیثیت تیرے عذاب سے بچانے میں کوئی فائدہ نہیں دے سکتی"(صحیح مسلم:٤٧٧)

٣ ۔ ربنا ولك الحمد حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه "مباركا عليه كما يحب ربنا ويرضى" "اے ہمارے پروردگار اور تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے، جو تعریف بہت زیادہ، عمدہ اور بابرکت ہے" اس میں ایسی برکت دی گئی جس سے ہمارا رب راضی اور خوش ہے"(صحیح بخاری)

سجدے کے اذکار:(١٣)

١ ۔ "سبحان ربي الأعلى" " میں اپنے برتر وبالا رب کی پاکی بیان کرتا ہوں" تین بار (مسند احمد-صحیح)

(١٢) بعض " ربناولك الحمد والشكر" کہتے ہیں (اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف اور شکر ہے) یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں۔

(١٣) سجدہ کرنے کے دوران ساتوں اعضاء فعال ہونا چاہیئے جن میں پیشانی، ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، اور پیروں کی انگلیاں ہیں، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں فرمایا کہ ہم سات ہڈیوں پر سجدہ کریں۔ صحیح بخاری۔

٢ ۔ "سبحان ربي الأعلى وبحمده" "پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند وبالا ہے اور میں اسی کی تعریف کرتا ہوں" تین بار (سنن ابوداود:٨٦٩-صحیح)

٣ ۔ "سبوح قدوس رب الملائكة والروح" "بہت ہی پاکیزہ، انتہائی مقدس، فرشتوں اور روح (جبرائیل) کا رب"(صحیح مسلم:٤٨٧-ابوعوانہ)

٤ ۔ "سبحانك اللهم ربنا وبحمدك، اللهم اغفرلي" " پاک ہے تو اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم تیری حمد وثنا بیان کرتے ہیں، اے اللہ! مجھے معاف کردے"(صحیح بخاری:٧٩٤ - صحیح مسلم:٤٨٤)

٥ ۔ "اللهم لك سجدت، وبك آمنت، ولك أسلمت ، وأنت ربي، سجد وجهي للذي خلقه وصوره، فأحسن صوره، وشق سمعه وبصره، فتبارك الله أحسن الخالقين" "اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے سجدہ کیا، تجھی پر ایمان لایا اور تیرا ہی فرماں بردار ہوا، اور تو ہی میرا رب ہے، میرا چہرا اس ہستی کے لیے سجدہ ریز ہوا جس نے اسے پیدا کیا، اور بہترین شکل وصورت دی اور اس کے کانوں اور آنکھوں کے شگاف بنائے، بڑا بابرکت ہے اللہ جو بہترین خالق ہے"۔ (مسلم:٧٧١-ابوعوانہ)

٦ ۔ "اللهم اغفرلي ذنبي كله دقه وجله وأوله وآخره وعلانيته وسره" "اے اللہ! تو چھوٹے اور بڑے، پہلے اور بعد والے، ظاہر اور پوشیدہ تمام گناہوں کو معاف کردے"(مسلم:٤٨٣)

رات کی نماز میں کیا پڑھا جاتا ہے:

١ ۔ " سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة " "پاک ہے وہ ذات جو انتہائی غلبے اور بڑی بادشاہت والا اور بڑائی اور عظمت والا ہے"(سنن ابوداود:٨٧٣- سنن نسائی:١٥٤٨-صحیح)

٢ ۔ "سبحانك اللهم وبحمدك لاإله إلاأنت" "اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں ، تیری اس تعریف کے ذریعہ جو تیرے ہی لیے لائق ہے ، تیرے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں"۔(امام مسلم اور ابوعوانہ)

۳۔ "اللهم اغفرلي ما أسررت وما أعلنت" ''اے اللہ! تو مجھے معاف کردے جو کچھ میں نے چھپ کر کیا اور جو کچھ میں نے سرعام کیا'' (امام نسائی نے روایت کیا اور حاکم نے اس کی تصحیح کی)

٤۔" اللهم أعوذ برضاك من سخطك، وأعوذ بمعافاتك من عقوبتك، وأعوذ بك منك، لا أحصي ثناء عليك أنت كما أثنيت على نفسك" "اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے ذریعہ تیری ناراضگی سے، اور تیری معافی کے ذریعہ تیری سزا سے، اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری ہی ذریعہ سے، میں تیری تعریف کا شمار نہیں کرسکتا، تو اسی لائق ہے جیسے تو نے خود اپنے آپ کی تعریف کی ہے'' (صحیح مسلم:۴۸۶-ابوعوانہ)

دوسجدوں کے درمیان کی دعائیں:

۱۔ "اللهم اغفرلي (۱۴) وارحمني واجبرني، وارفعني واهدني وعافني وارزقني" "اے اللہ! تو مجھے معاف کردے، مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان پورے کردے، مجھے بلندی عطا کر، مجھے ہدایت دے، مجھے عافیت دے اور مجھے (حلال) رزق دے'' (سنن ابوداود:۱۸۵۰ / جامع ترمذی:۲۸۴-صحیح)

۲۔" رب اغفرلي، رب اغفرلي" "اے میرے رب! مجھے معاف کردے، اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے"۔ (ابن ماجہ:۸۹۷-حسن)

تشہد کے الفاظ:

نبی اکرم ﷺ نے اپنے ساتھیوں کو تشہد (۱۵) کی کئی دعائیں مختلف الفاظ کے ساتھ سکھلائی ہیں، جو درج ذیل ہیں:

۱۔ "التحيات لله والصلوات والطيبات، السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين۔ أشهد أن لا إله إلا الله، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله" "تمام طرح کی سلامتیں اور جملہ دعائیں ونمازیں اور تمام عمدہ

(۱۴) دوسرے لفظ میں" رب اغفرلي "اے میرے رب! مجھے بخش دے۔

(۱۵) اگر امام پہلا تشہد میں طویل عرصے تک بیٹھے رہتے ہیں، اور مقتدی ادعیۂ تشہد پڑھ کر ختم کر لیتا ہے، تو وہ باقی وقت کے لیے کیا کرے؟ شیخ ابن عثیمین فرماتے ہیں کہ تشہد کی حالت ہی میں بیٹھے رہے اور باقی دعاؤں کو پڑھتے رہے، اگر یہ مکمل ہوجائے تو کوئی گناہ نہیں ہے۔

وبہترین کلمات اللہ ہی کے لئے ہیں، اے نبی ﷺ! آپ پر سلامتی نازل ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ کے (دیگر) نیک بندوں پر بھی سلامتی نازل ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں''۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ دعاء ہم تب پڑھتے جب آپ ہمارے درمیان باحیات تھے لیکن جب آپ کی وفات ہوگئی اس وقت ہم (السلام عليك أيها النبي) کی بجائے "السلام على النبي" پڑھتے (صحیح بخاری:۶۳۲۸-صحیح مسلم:۴۰۲)

۲۔ "التحيات الطيبات الصلوات الزاكيات لله، السلام عليك أيهاالنبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، أشهد أن لا إله إلا الله، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله" "تمام طرح کی سلامتیں، جملہ دعائیں ونمازیں، تمام عمدہ وبہترین کلمات، تمام نیک اعمال اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر اللہ تعالی کی جانب سے سلامتی، رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالی کے تمام نیک بندوں پر سلامتی نازل ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالی کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔ ابن ابی شیبہ نے عائشہ سے (۲۹۳/۱) روایت کیا اور بیہقی (۱۴۴/۲) کی روایت صحیح ہے۔

۳۔ "التحيات المباركات الصلوات الطيبات لله، السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين، أشهد أن لاإله إلا الله، وأشهد أن محمدا رسول الله" "تمام طرح کی سلامتیں، برکتیں، جملہ دعائیں ونمازیں، تمام عمدہ وبہترین کلمات، اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلامتی نازل ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ کے (دیگر) نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (۱۶)'' (ابن عباس سے امام مسلم:۴۰۳-امام ابوعوانہ نے روایت کیا ہے)

(۱۶) اور ایک روایت میں ہے'' (محمد ﷺ) اللہ تعالی کے بندے اور اس کے رسول ہیں''

٤ ـ" التحيات لله والصلوات والطيبات،السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته،السلام علينا وعلى عباد لله الصالحين ،أشهد أن لا إله إلا الله،وأشهد أن محمدا عبده ورسوله" "تمام طرح کی سلامتیں، جملہ دعائیں ونمازیں، تمام عمدہ وبہترین کلمات اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی ﷺ! آپ پر سلامتی نازل ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ کے (دیگر) نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔(ابن عمر سے دار قطنی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے-سنن ابوداود)

٥ ـ" التحيات الطيبات الصلوات لله،السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته،السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين،أشهد أن لا إله إلا الله، وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله" "تمام طرح کی سلامتیں، جملہ دعائیں ونمازیں، تمام عمدہ وبہترین کلمات اللہ ہی کے لیے ہیں۔اے نبی ﷺ! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اس کے (دیگر) نیک بندوں پر بھی سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔(ابوموسی اشعری سے امام مسلم اور امام ابوعوانہ نے روایت کیا ہے)

٦ ـ"التحيات لله ،الزاكيات لله،الطيبات لله،السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته' السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين،أشهد أن لا إله إلا الله، وأشهد أن محمد عبده ورسوله" " تمام طرح کی سلامتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، تمام نیک اعمال اللہ ہی کے لیے ہیں، تمام عمدہ وبہترین کلمات اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر اللہ تعالی کی جانب

سے سلامتی، رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، ہم پر اور اللہ تعالی کے تمام نیک بندوں پر سلامتی نازل ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالی کے بندے اور رسول ہیں"۔(عمر بن خطاب سے امام مالک اور امام بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)

درود ابراہیمی:

١ ـ " اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد، اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد" "اے اللہ! تو رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آل محمد پر، جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، یقیناً تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے۔اے اللہ! تو برکت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر ،یقیناً تو قابل تعریف ،بڑی شان والا ہے"۔(بخاری :٣٣٧٠-مسلم:٤٠٥)

٢ ـ" اللهم صل على محمد وعلى أزواجه وذريته كما صليت على آل إبراهيم ،وبارك على محمد وعلى أزواجه وذريته كما باركت على آل إبراهيم إنك حميد مجيد" "اے اللہ! تو رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آپ کی ازواج مطہرات (بیبیوں) پر اور آپ کی اولاد پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی آل ابراہیم پر اور برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آپ کی ازواج مطہرات (بیبیوں) اور آپ کی اولاد پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی آل ابراہیم پر، یقیناً تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے"۔(بخاری اور مسلم)

٣ ـ" اللهم صل على محمد عبدك ورسولك كما صليت على آل

إبراهيم،وبارك على محمد عبدك ورسولك وعلى آل محمد كما باركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم " "اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں، جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی آل ابراہیم پر اور برکت نازل فرما محمد ﷺ اور ان کی آل واولاد پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر"۔(صحیح بخاری)

٤۔" اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وبارك على محمد وآل محمد كما صليت وباركت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنك حميد مجيد" "اے اللہ! محمد اور آل محمد پر رحمت نازل فرما اور برکت نازل فرما محمد پر اور آل محمد پر، جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر، یقیناً تو قابل تعریف، بڑی شان والا ہے"۔(سنن نسائی-صحیح)

٥۔"اللهم صل على محمد النبي الأمي،وعلى آل محمد كما صليت على آل إبراهيم،وبارك على محمد النبي الأمي،وعلى آل محمد كما باركت على آل إبراهيم في العلمين إنك حميد مجيد " "اے اللہ! تو نبی امی محمد ﷺ اور آل محمد پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم پر رحمت نازل فرمائی اور نبی امی محمد ﷺ اور ان کے آل واولاد پر برکت نازل فرما جیسے تو نے آل ابراہیم پر سارے جہانوں میں برکت نازل کی، بیشک تو تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے"۔(امام مسلم-امام ابوعوانہ)

٦۔"اللهم صل على محمد وأزواجه وذريته، كما صليت على آل إبراهيم،وبارك على محمد وأزواجه وذريته، كما باركت على إبراهيم إنك حميد مجيد" " اے اللہ! تو رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آپ کے ازواج مطہرات (بیبیوں) پر اور آپ کی اولاد پر جیسے تو نے رحمت نازل فرمائی آل ابراہیم پر اور برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آپ کے ازواج مطہرات (بیبیوں) اور آپ کی اولاد پر جیسے تو نے برکت نازل فرمائی آل ابراہیم پر، یقیناً تو قابل تعریف بڑی شان والا ہے"۔(امام احمد اور امام طحاوی نے روایت کیا-صحیح)

سلام پھیرنے سے پہلے کی دعائیں:

١۔"اللهم إني أعوذبك من عذاب جهنم،ومن عذاب القبر،ومن فتنة المحيا والممات،ومن شر فتنة المسيح الدجال" "اے اللہ! بلاشبہ میں عذاب قبر سے(١٧) اور عذاب جہنم سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں"(صحیح مسلم)

٢۔"اللهم إني أعوذبك من شرماعملت ومن شرما لم أعمل بعد" "اے اللہ! میں نے جو کچھ کیا ہے اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں، اور اس برائی سے جو میں نے ابھی تک نہیں کیا ہے"(سنن نسائی-صحیح)

٣۔"اللهم حاسبني حسابا يسيرا" "اے اللہ! تو میرے ساتھ آسان حساب کا معاملہ کر"(امام احمد اور امام حاکم نے روایت کیا ہے-صحیح)

٤۔"اللهم بعلمك الغيب،وقدرتك على الخلق،أحيني ماعلمت الحياة خيرالي،وتوفني إذا كانت الوفاة خيرا لي،اللهم وأسألك خشيتك في الغيب والشهادت،وأسألك كلمة الحق والعدل في الغضب والرضا ،وأسألك القصد في الفقر و الغنى وأسألك نعيما لايبيد وأسألك قرةعين لا تنفد، ولاتنقطع وأسألك الرضا بعد القضاء وأسألك برد العيش بعد الموت،وأسألك لذة النظر الى وجهك،وأسألك الشوق الى لقائك،في غيرضراء مضرة ولا فتنة مضلة،اللهم زينابزينة الإيمان،واجعلنا هداةمهتدين"

(١٧) ایک روایت میں ہے۔"اللهم إني أعوذبك من عذاب القبر،وأعوذبك من فتنة المسيح الدجال وأعوذبك من فتنةالمحيا والممات،اللهم إنى أعوذبك من المأثم والمغرم۔
"اے اللہ! بلاشبہ میں عذاب قبر سے اور عذاب جہنم سے اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں" اور زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں،۔اے اللہ! یقیناً میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ میں آتا ہو"(صحیح بخاری۔صحیح مسلم)

”اے اللہ! اپنے علم غیب اور مخلوق پر تیری قدرت رکھنے کے باعث مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم کے مطابق میرے لیے زندگی بہتر ہو اور مجھے اس وقت موت دے دینا جو تیرے علم کے مطابق میرے لیے مرنا بہتر ہوا، اے اللہ! بے شک میں حاضر اور غائب (دونوں حالتوں) میں تجھ سے تیری خشیت کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے خوشنودی اور ناراضگی (دونوں حالتوں) میں حق گوئی کی توفیق کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے مال داری اور تنگ دستی میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں، اور تجھ سے ایسی نعمت کا سوال کرتا ہوں جو ختم نہ ہو، اور تجھ سے آنکھوں کی ایسی ٹھنڈک کا سوال کرتا ہوں جو ختم اور منقطع نہ ہو، اور تجھ سے تیرے فیصلوں پر راضی رہنے کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے موت کے بعد زندگی کی ٹھنڈک مانگتا ہوں، اور میں تجھ سے تیرے چہرے کی دیدار کی لذت کا سوال کرتا ہوں، اور تیری ملاقات کے شوق کا (جو) بغیر کسی تکلیف و مصیبت اور گمراہ کن فتنے سے (حاصل) ہو، اے اللہ! تو ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہمیں ہدایت یافتہ رہنما بنادے“ (سنن نسائی - مستدرک حاکم - صحیح)

۵۔ اور آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سکھایا کہ ” اللهم إني ظلمت نفسي ظلما كثيرا، ولا يغفر الذنوب إلا أنت، فاغفرلي مغفرة من عندك، وارحمني، إنك أنت الغفور الرحيم“ ” اے اللہ! بلاشبہ میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرسکتا، لہذا تو اپنی خاص بخشش سے مجھے معاف فرما دے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بہت بخشنے والا، انتہائی مہربان ہے“ (صحیح بخاری - صحیح مسلم)

٦۔ اور آپ ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کو حکم دیا کہ یہ دعا پڑھے: ”اللهم إني أسألك من الخير كله عاجله وآجله ما علمت منه وما لم أعلم وأعوذ بك من الشر كله عاجله وآجله ما علمت منه وما لم أعلم وأسألك الجنة وما قرب إليها من قول أو عمل وأعوذبك من النار وما قرب إليها من قول أو عمل وأسألك من الخير ماسألك عبدك ورسولك محمد ﷺ وأعوذبك من شرما استعاذك منه عبدك ورسولك محمد ﷺ

وأسألك ما قضيت لي من أمرأن تجعل عاقبته لي رشدا “ ” اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت کی ساری بھلائیوں کی دعاء مانگتا ہوں جو مجھ کو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے جو مجھ کو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم، میں تجھ سے جنت کا طالب ہوں اور ہر اس قول و عمل کا بھی جو جنت سے قریب کردے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں جہنم سے اور ہر اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کردے، میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا طلب گار ہوں جس کی تیرے بندے اور تیرے نبی محمد ﷺ نے طلب کی ہے، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس برائی سے جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ چاہی ہے، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر وہ حکم جس کا تو نے میرے لیے فیصلہ کیا ہے اسے میرے لیے بہتر بنادے“ (مسند احمد - الأدب المفرد للبخاری)

۷۔ ”اللهم إني أسألك يا الله الواحد الأحد، الصمد، الذي لم يلد ولم يولد، ولم يكن له كفوا أحد، أن تغفرلي ذنوبي، إنك أنت الغفور الرحيم“

” اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں، اے اللہ! تو اکیلا ہے، یکتا ہے، ایسا بے نیاز ہے جس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے، اور نہ اس کا کوئی ہم پلہ ہے، (میں سوال کرتا ہوں) کہ تو میرے گناہوں کو بخش دے، یقیناً تو بہت زیادہ بخشنے والا، بڑا مہربان ہے“ (سنن ابوداود: ۹۸۵ - سنن نسائی: ۱۳۰۱ - اور حاکم نے صحیح قرار دیا ہے)

۸۔ ” اللهم اني أسألك بأن لك الحمد، لا إله إلا أنت، وحده لا شريك لك، المنان بديع السموات والأرض، ياذا الجلال والإكرام، يا حي يا قيوم، إني أسألك الجنة وأعوذبك من النار“ ” اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے اس لیے سوال کر رہا ہوں کہ ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لیے ہے، تیرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، تو اکیلا ہے تیرا کوئی حصے دار نہیں، (تو) بے حد احسان کرنے والا ہے، اے آسمانوں اور زمین کو بلانمونہ پیدا کرنے والا، اے صاحب جلال اور عزت والا! اے زندہ جاوید! اے ہمیشہ قائم و دائم رہنے والا۔ میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں اور جہنم

کی آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں“ (سنن ابوداود اور سنن نسائی، اور امام بخاری نے ”الأدب المفرد میں روایت کیا ہے)

۹۔ اور آپ ﷺ تشہد اور تسلیم کے درمیان جو آخری دعاء کرتے وہ ہے ”اللهم اغفرلي ما قدمت وما أخرت، وما أسررت وما أعلنت، وما أسرفت، وما أنت أعلم به مني، أنت المقدم وأنت المؤخر، لاإله إلا أنت“ **”اے اللہ! تو مجھے معاف کر دے جو کچھ میں نے پہلے کیا، اور جو کچھ میں نے بعد میں کیا، اور جو کچھ میں نے چھپ کر کیا، اور جو کچھ میں نے سر عام کیا، اور جو میں نے زیادتی کی، اور جسے تو مجھ سے بھی زیادہ جانتا ہے، تو ہی پہلا اور تو ہی آخری ہے، (تو ہی ہر چیز کو اس کے مقام تک آگے کے کرنے والا اور تو ہی اس سے پیچھے کرنے والا ہے) تیرے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں“** (صحیح مسلم۔ مسند ابوعوانہ)

سلام (۱۹)

۱۔ نبی کریم ﷺ اپنی دائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے کہتے ”السلام عليكم ورحمة الله“ **”تم پر سلام اور اللہ کی رحمت نازل ہوں“** دوران سلام اتنا مڑتے کہ آپ کے دائیں گال کی سفیدی دیکھی جاتی، اور بائیں جانب مڑتے اور کہتے ”السلام عليكم ورحمة الله“ **”تم پر سلام اور اللہ کی رحمت نازل ہوں“** اتنا مڑتے کہ آپ کے بائیں گال کی سفیدی نمایاں ہو جاتی۔ (صحیح مسلم)

---

(۱۸) اور آپ ﷺ نے ایک شخص کو جب یہ کہتے ہوئے سنا تو فرمایا: اللہ نے اسے معاف کر دیا، اور ایک دوسرے شخص کو اس کے تشہد میں یہ پڑھتے ہوئے سنا تو آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا تمہیں پتہ ہے اس نے کیا دعا مانگی؟ انہوں نے جواب دیا کہ اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری
جان ہے، اس شخص نے اللہ کے نام کے ساتھ دعا مانگی، اور ایک روایت میں ہے کہ، جو بھی اللہ کی بڑائی کے ساتھ دعا مانگتا ہے اس کی دعا قبول ہوتی ہے، اور اگر وہ کچھ طلب کرتا ہے تو اس کی مانگیں پوری ہو جاتی ہیں۔

(۱۹) انتباہ: کچھ نمازی جب سلام پھیرتے ہیں تو اپنے سر کو اوپر نیچے اور دائیں بائیں ہلاتے رہتے ہیں، ایسا طریقہ نبی کریم ﷺ سے منقول نہیں ہے۔

۲۔ آپ ﷺ اپنی دائیں جانب ”السلام عليكم ورحمة الله وبركاته“ **”تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت نازل ہوں“** کہتے ہوئے اتنا مڑتے کہ آپ کے دائیں گال کی سفیدی نمایاں ہو جاتی، اور بائیں جانب ”السلام عليكم ورحمة الله“ **”تم پر سلام اور اللہ کی رحمت (۲۰) نازل ہوں“** کہتے ہوئے اتنا مڑتے کہ آپ کے بائیں گال کی سفیدی دیکھی جاتی۔ (امام ابوداود اور امام ابن خزیمہ نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے)۔

۳۔ آپ ﷺ جب دائیں طرف ”السلام عليكم ورحمة الله“ **”تم پر سلام اور اللہ کی رحمت نازل ہوں“** کہتے ہوئے سلام پھیرتے تو اپنی بائیں جانب صرف ”السلام عليكم“ **”تم پر سلام ہو“** پر ہی اکتفاء کرتے۔ (سنن نسائی۔ صحیح)

نماز کے بعد اذکار: (۲۱)

تسبیح، تحمید، تکبیر اور توحید کی پانچ شکلیں ثابت ہیں:

۱۔ یا تو آپ ﷺ کبھی ”سبحان الله“ **”اللہ پاک ہے“ ۳۳ مرتبہ**، ”الحمد لله“ **”سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے“ ۳۳ مرتبہ**، ”الله أكبر“ **”اللہ سب سے بڑا ہے“ ۳۳ مرتبہ**، اور سو کی عدد میں کہتے ”لاإله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير“ **”اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی سریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر کامل قدرت رکھتا ہے“**۔ (مسند احمد اور صحیح مسلم)

۲۔ یا تو آپ ﷺ ”سبحان الله“ **”اللہ پاک ہے“ ۳۳ مرتبہ**، ”الحمد لله“ **”سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے“ ۳۳ مرتبہ**، اور ”الله أكبر“ **”اللہ سب سے بڑا ہے“ ۳۴ مرتبہ**۔ (صحیح مسلم)

---

(۲۰) فائدہ: شیخ محمد بن صالح عثیمین فرماتے ہیں کہ: جب ”السلام علیکم“ کہنا شروع کریں تو اسی وقت مڑیں بھی، آپ کا مڑنا بھی، ”علیکم“ کے ساتھ ہونا چاہیے، کیونکہ کہ آپ کے مخاطبین میں پیچھے والی مقتدیوں کی جماعت ہوتی ہے۔

(۲۱) راوی سیل بن ابی صالح کی تفسیر سے اور ایک طریقہ کا پتہ چلتا ہے، لیکن علامہ ابن القیم رحمہ اللہ نے ”زاد المعاد“ میں اس طریقہ کے ثابت ہونے کی نکیر کی ہے۔ اور کہا ہے کہ اس طریقہ سے معلوم ہو رہا ہے کہ اس میں راویوں کا تصرف واقع ہوا ہے۔ کیوں کہ حدیث کے الفاظ (يسبحون ويحمدون ويكبرون دبر كل صلاة ثلاثا وثلاثين) سے مفہوم یہ ہے کہ ۳۳ دفعہ تسبیح، تحمید، تکبیر کے ہر کلمات میں سے ہوں، یعنی سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر میں سے ہر ایک کی تعداد ۳۳ ہونی چاہیں۔

۳۔کبھی آپ ﷺ "سبحان الله" "اللہ پاک ہے" ۲۵ مرتبہ ،"الحمد لله" "سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے" ۲۵ مرتبہ، " لا إلـه إلا الـله" "اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں" ۲۵ مرتبہ،اور " الله أكبر" "اللہ سب سے بڑا ہے" ۲۵ مرتبہ۔(سنن نسائی-صحیح)

۴۔ یا " سبحان الله" "اللہ پاک ہے" ۱۰ مرتبہ، " الحمد لله" "سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے" ۱۰ مرتبہ۔(صحیح بخاری)

۵۔یا " سبحان الله " "اللہ پاک ہے" ۱۱ مرتبہ، " الحمد لله" "سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے" ۱۱ مرتبہ،اور" الله أكبر" "اللہ سب سے بڑا ہے" ۱۱ مرتبہ۔(صحیح مسلم)

دوسری فصل

نماز کے مسائل

☆عن أنس رضي الله عنه قال، قال رسول الله صلى الله عليه و سلم: أول ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة،ينظر في صلاته فإن صلحت فقد أفلح ،وإن فسدت خاب و خسر.(رواه الطبراني في الأوسط)

وفي رواية : أول مايحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة فإن صلحت صلح سائر عمله ،وإن فسدت فسد سائر عمله

☆عن عمار بن ياسر رضي الله عنهما قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه و سلم يقول: إن العبد يصلي الصلاة ما يكتب له منها إلا عشرها ،تسعها،ثمنها،سبعها، سدسها،خمسها،ربعها،ثلثها،نصفها.(رواه أبوداود و البيهقي و أحمد و ابن حبان في صحيحه)

☆انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا،اس کی نماز کو دیکھی جائے گی، اگر وہ درست نکل آئی تو وہ (شخص) کامیاب ہوگیا،اور اگر اس میں بگاڑ نکلا تو وہ (شخص) رسوا اور برباد ہوگیا۔(طبرانی نے اوسط میں اس کو روایت کیا)

اور ایک روایت میں ہے کہ: قیامت کے روز بندے کے اعمال میں سب سے پہلے نماز ہی کے بارے میں پوچھا جائے گا ،اگر نماز درست نکلی تو اس کے سارے اعمال درست ٹھہرینگے،اور اگر نماز میں بگاڑ نکلا تو سارے اعمال بے کار ٹھہرینگے۔

☆عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کہ آدمی جب نماز سے فارغ ہوتے ہیں تو ان میں سے کسی کے لیے نماز کے ثواب میں سے دسواں حصہ، کسی کے لیے نواں حصہ، کسی کے لیے آٹھواں حصہ، کسی کے لیے ساتواں حصہ، کسی کے لیے چھٹا حصہ، کسی کے لیے پچواں حصہ، کسی کے لیے چوتھا حصہ، کسی کے لیے تیسرا حصہ، اور کسی کے لیے آدھا حصہ لکھا جاتا ہے۔(امام بوداود، امام بیہقی، امام احمد ابن حنبل نے روایت کیا ہے اور امام ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے)

پہلی بحث: نماز میں خشوع:

اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿قد أفلح المئومنون، الذين هم في صلاتهم خاشعون﴾ (سورہ المئومنون: ۱-۲) (یقینا ایمان والوں نے فلاح حاصل کرلی، جو اپنی نماز میں خشوع کرتے ہیں۔

خشوع کا مفہوم:

۱۔خوف الہی اور اللہ کی نگہبانی کے احساس کے ساتھ اطمینان وسکون، ٹھراو، تواضع اور وقار کی کیفیت طاری ہونے کا نام خشوع ہے۔(تفسیر ابن کثیر)

۲۔رب ذوالجلال کی بارگاہ میں عاجزی اور انکساری کے ساتھ اپنے دل کو یکسو کرنا۔ (المدارج ۱/۵۲۰)

خشوع کا مقام دل ہے اور اس کا اثر دل کے تابع رہنے والے اعضاء وجوارح پر نمایاں ہوتا ہے۔چنانچہ غفلت اور وسوسہ کے پاداش میں خشوع کے اندر خلل پیدا ہونے کی وجہ سے اعضاء وجوارح کی بندگی میں بھی خلل پیدا ہو جائیگی، کیوں کہ دل کی حیثیت ایک بادشاہ کی سی ہوتی ہے، اور دیگر اعضاء کا شمار لشکر میں ہوتا ہے، انہی سے تمام احکام وفرامین جاری ہوتے ہیں اسی لیے

اگر بادشاہ یعنی دل کو برخاست کر کے اسے بندگی سے محروم کر دیا جائے تو رعیت جو بقیہ اعضاء وجوارح ہیں وہ اپنے آپ ڈھا (بے کار ہو) جائیں گے۔

☆ حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ''منافقانہ خشوع'' سے پرہیز کرو، کسی نے دریافت کیا،''منافقانہ خشوع'' کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جسم خشوع کی کیفیت میں تو ہو، لیکن دل میں خشوع نہ ہو۔

☆فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: اس بات کو سخت ناپسند کیا جاتا تھا کہ آدمی کے اندر خشوع کی صفت دل سے زیادہ جسم میں ہو۔

آپ ﷺ نے کسی کو دیکھا کہ اس کے کاندھے اور جسم جھکے ہوئے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اے فلاں، خشوع یہاں سے پیدا ہوتا ہے، اور اپنے سینہ کی اشارہ طرف کیا، یہاں سے نہیں۔(اپنے دونوں کاندھوں کی طرف اشارہ کیا)(المدارج ۱/۵۲۱)

خشوع کی کیفیت میں رہنے والے افراد کی درجہ بندی:

☆خشوع کی کیفیت میں رہنے والے افراد کئی طرح کے ہوتے ہیں، اور خشوع کا تعلق دل سے ہوتا ہے، جو گھٹتا اور بڑھتا رہتا ہے۔ان میں سے بعض تو اپنے خشوع کی وجہ سے آسمان کی اونچائیوں تک پہنچ جاتے ہیں اور بعض تو بظاہر نماز سے فارغ ہوتے ہیں لیکن انہیں کچھ احساس تک نہیں ہوتا کہ وہ کہاں اور کیا کر رہے تھے؟۔

ادائیگی نماز کے اعتبار سے لوگوں کے پانچ مراتب ہیں:

۱- حد سے زیادہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والے افراد، جو اپنے وضو، اوقات نماز، شرائط، اور ادائیگی ارکان میں تساہل سے کام لے۔

۲- وہ جو نماز کے اوقات، شرائط، وضو اور ظاہری ارکان کی ادائیگی تو ٹھیک سے کرتا ہے

لیکن اپنی یہ ساری محنت کسی وسوسے کے پیچھے ضائع کردیتا ہےاور طرح طرح کی سوچ اور وسوسوں میں ڈوبا رہتا ہے۔

۳- وہ جو نماز کے اوقات، شرائط، وضو اور ظاہری ارکان ٹھیک سے ادا کرتے ہوئے وسوسوں اور سوچ وفکر کو دور کرنے میں بھرپور کوشاں رہتا ہے۔ گویا وہ اپنے دشمن سے برسرِ پیکار رہتا ہے جو اس کی نماز اس سے چرا لینے کے فراق میں رہتا ہے، اور اس طرح وہ نماز اور جہاد (جدو جہد) میں مشغول رہتا ہے۔

۴- وہ جو نماز کے تمام شرائط اور ارکان کو ٹھیک سے ادا کرتا ہے، اور پوری یکسوئی کے ساتھ نماز کے واجبات اور شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے نماز کو پوری کرتا ہے، یہ دھیان میں رکھتے ہوئے کہ کہیں ان سے کوئی رکن چھوٹ نہ جائے۔ اور وہ ہر ممکن کوشاں رہتا ہے کہ کہیں ان کا دماغ کسی خارجی سوچ میں مصروف نہ ہو جائے۔ وہ اپنے دل کو نماز کے شایان شان اور اللہ کی بندگی میں ڈھال دیتا ہے۔

۵- وہ جو اپنی نماز کے لیے بالکل سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے، اور ساتھ میں اپنے دل ودماغ اور تمام اعضاء وجوارح کو بھی اللہ رب العلمین کے سامنے وقف کر دیتا ہے۔ وہ اپنے دل میں رب کی بڑائی اور کبریائی کو سموئے ہوئے اس کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے، اس احساس کے ساتھ کے وہ اس کو دیکھ رہا ہے چاہے وہ اس کو نہ دیکھے، اس کے سامنے سے تمام وسوسے اور دیگر تشویش یکلخت فنا ہو جاتے ہیں، اس کے اور اس کے رب کے درمیان سے پردہ اٹھ چکا ہوتا ہے، اس وقت اس کے لیے اس کے رب اور دوسروں کے درمیان زمین وآسمان کی سی دوری پیدا ہو جاتی ہے، وہ اپنی نماز میں مشغول رہتے ہوئے آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا رہتا ہے۔

پہلی قسم کے لوگ سزا کے مستحق ہونگے، دوسری قسم کے لوگوں کا محاسبہ کیا جائے گا، تیسری

قسم کے لوگ عفوودرگزر کے مستحق ہونگے، چوتھے قسم کے لوگ ثواب کے مستحق ہونگے اور پانچویں قسم کے لوگ تقرب الٰہی کے مستحق ہوں گے۔ کیوں کہ ایسے ہی افراد کے حق میں نماز سے آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ جن کی آنکھیں نماز کے ذریعے سے اس دنیا میں ٹھنڈک ہوئیں، آخرت میں بھی ان کی آنکھیں تقرب الٰہی سے ٹھنڈی ہوں گی۔ اور جن کی آنکھیں اللہ کی ذات سے ٹھنڈی نہیں ہوں گی ان کا حشر دنیا میں سوائے خسارہ اور ناکامی کے کچھ نہیں۔ (الوابل الصیب: ص۴۰)

نماز کے دوران خشوع کی کیفیت میں رہنے والوں کے احوال:

☆ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر ارشاد فرمایا: کہ ایک آدمی اسلام کی حالت میں زندگی گزارتا ہوا بوڑھا ہو جاتا ہے لیکن وہ اللہ کی رضا کے لیے ایک نماز نہیں پڑھتا۔ اس سے مراد: ایسا آدمی جو اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع کی کیفیت پیدا نہیں کر پاتا اور تقرب الٰہی کو حاصل نہیں کر پاتا۔ عمر رضی اللہ عنہ کا یہ خطاب اس زمانہ کا ہے جب اسلام کا ابھی ابتدائی دور تھا۔ ہمارا آج کا حال کتنا الگ ہے۔ کچھ کو چھوڑ کر بیشتر افراد ایسے ہیں جن کے ساتھ دنیا بھر کے احوال ایک ساتھ گھرے رہتے ہیں۔ پھر وہ انہی حالات میں اپنے جسم وجان کے ساتھ نماز تو ادا کرتا ہے لیکن اس کی سوچ باہر کی دنیا اور بازاروں میں بھٹکتی رہتی ہے۔ وہ اسی دوران خرید وفروخت اور حساب وکتاب میں مصروف رہتا ہے۔ یہ غفلت نہیں تو اور کیا ہے؟

☆ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ عامر بن عبد قیس نے نماز کے دوران جائداد سے متعلق تذکرہ کرتے ہوئے سنا، کہا کیا تم اس کو حاصل کر پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ ہاں، فرمایا اللہ کی قسم میں اپنے پیٹ میں دانت ہو جانے کو زیادہ پسند کروں گا چہ جائے کہ ایسا میں اپنی نماز کے دوران کروں۔

میرے پیارے بھائیو! ہم کیوں اپنی نمازوں اور فرائض کو یوں ہی ضائع کرتے رہتے ہیں؟

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ایسا لگتا جیسے کوئی کھمبا کھڑا ہے۔

ہماری حالت آج ایسی کیوں ہے؟ یہی وہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ہیں جن کو اپنی نمازوں میں رکوع کے دوران دیکھ کر ایسا لگتا جیسے ان کی پیٹھ میں ''رخم'' پرندہ آکر بیٹھا ہوا ہے، اور جب وہ سجدہ کرتے تو ایسا لگتا جیسے کوئی کپڑا پڑا ہوا ہے۔

ہمیں اس نوعیت کے خشوع اور اطمینان کے کیفیت دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے، یہ فقط اس لیے کہ ہم اس چیز کو آج کی زندگی میں نہیں پاتے، اور نہیں تو عنبس بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ جب سجدہ کرتے تو ''گوریا'' پرندہ آکر ان کی پیٹھ پر بیٹھا رہتا، ایسا لگتا جیسے کوئی دیوار کی جڑ ہو۔

☆ علماء کرام اور اولیاء عظام کی سیرت میں ابوبکر بن عیاش فرماتے ہیں کہ میں نے حبیب بن ابی ثابت کو سجدہ کی حالت میں دیکھا، ایسا لگا جیسے وہ وفات پا چکے ہوں، یعنی طویل سجدہ کی وجہ سے۔

☆ ابراہیم التیمی رحمہ اللہ جب سجدہ کرتے تو ایسا لگتا جیسے کوئی دیوار کی جڑ ہو، ''گوریا'' پرندے آکر ان کی پیٹھ میں بیٹھے رہتے۔

☆ ابن وہب فرماتے ہیں کہ میں نے امام ثوری رحمہ اللہ کو حرم میں مغرب کے بعد دیکھا، نماز ادا کی، پھر ایک سجدہ کیا اور جب تک عشاء کی اذان نہیں ہوئی تب تک اپنا سر نہیں اٹھائے، انہیں نماز سے کوئی غافل نہ کرتا، اللہ اور ان کے درمیان کوئی حائل نہ ہوتا، ان کا سارا دھیان نماز میں ہوتا، خشوع الٰہی میں محو رہتے، اور اللہ کی بارگاہ میں گڑگڑاتے رہتے۔

☆ امام بخاری رحمہ اللہ تعالی ایک رات نماز ادا کر رہے تھے، ''ہارنیٹ'' مکھی نے انہیں سترہ بار ڈنسا، جب یہ اپنی نماز پوری کر چکے تو فرمایا ذرا دیکھو کس چیز نے مجھے تکلیف دی۔

☆ میمونہ بن حیان فرماتے ہیں کہ میں نے مسلم بن یسار کو نماز کے دوران تھوڑا بہت بھی مڑتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ایک دفعہ مسجد کا ایک حصہ منہدم ہو رہا تھا، وہ مسجد کے اندر نماز میں مشغول تھے، باہر لوگ سہمے ہوئے تھے کہ کہیں ان کو چوٹ نہ لگ جائے لیکن انہیں اس حادثہ کا پتہ تک نہیں چلا۔

☆ خلف بن ایوب رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا: کیا آپ کو نماز کے دوران

مچھروں کے کاٹنے سے تکلیف نہیں ہوتی؟ آپ انہیں بھگا بھی سکتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے آپ کو کسی ایسی چیزوں کا عادی بنانا پسند نہیں کرتا جس سے میری نماز میں خلل واقع ہو۔ پوچھا گیا: آپ اس پر صبر کیسے کرتے ہیں؟ فرمایا: کہ مجھ کو پتہ چلا کہ جب کوئی مجرم اور بدمعاش بادشاہ کی سزا برداشت کر لیتے ہیں اور ان کو لوگ بڑا صبر کرنے والا مانتے ہیں اور وہ باعث افتخار بنتا ہے تو میں اپنے رب کے بارگاہ میں کھڑے ہوتا ہوں اور جب ایک مچھر مجھ کو کاٹے تو میں برداشت نہ کروں؟ اور حرکت کرنے لگوں؟

☆ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو خشوع کی کیفیت کے نتیجہ میں ایک لکڑی کی مانند ہو جاتے۔

☆ قاسم بن محمد رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ ایک دن صبح میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا، وہ چاشت کی نماز میں مشغول تھیں، اور یہ آیت تلاوت فرما رہی تھی ﴿فمن اللہ علینا ووقانا عذاب السموم﴾ ''تو اللہ نے ہم پر احسان فرمایا اور ہمیں لو کے عذاب سے بچالیا'' (الطور:۲۷) دوران تلاوت آپ رو رہی تھیں اور دعائیں مانگ رہی تھیں اور یہی آیت دہرا رہی تھیں۔ میں تھک ہار کر کھڑا ہو گیا، میں نے سوچا ذرا بازار سے کچھ ضرورت کا کام کر کے آجاتا ہوں، جب میں فارغ ہو کر واپس آیا تو دیکھا آپ رضی اللہ عنہا اب تک اسی آیت کریمہ کی تلاوت کر رہی تھیں، روتی ہوئی دعائیں کر رہی تھیں اور آیت کو دہرا رہی تھیں۔

☆ حاتم الاصم رضی اللہ عنہ سے ان کی نماز کی کیفیت دریافت کی گئی، آپ نے فرمایا: جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو میں وضو کرنے کے بعد اپنی جائے نماز میں بیٹھ کر اپنے اعضاء وجوارح کو یکجا کرتا ہوں پھر نماز کے لئے کھڑا ہو کر ''کعبہ مکرمہ'' کو اپنی نگاہوں کے سامنے رکھتا ہو، ''پل صراط'' کو اپنے قدموں کے تلے رکھتا ہوں، ''جنت'' کو اپنے دائیں اور ''جہنم'' کو اپنے بائیں جانب رکھتا ہوں، ''ملک الموت'' کو اپنے پیچھے رکھتے ہوئے گمان کرتا ہوں کہ یہ میری آخری نماز ہے۔ پھر امید وبیم اور خوف کی حالت میں تکبیر کے بعد ترتیل کے ساتھ قرات کرتا ہوں، پوری تواضع کے ساتھ

رکوع کرتا ہوں اور خشوع کے ساتھ سجدے کرتا ہوں، اس کے بعد اپنے بائیں ران پر بیٹھتے ہوئے اپنے قدم کے ظاہری حصہ کو بچھاتا ہوں اور اپنے دائیں قدم کے انگوٹھے کو کھڑا کرتے ہوئے اپنی نماز کو مکمل کرتا ہوں، پھر مجھ کو نہیں معلوم میری یہ نماز قبول ہوئی یا نہیں۔

☆ بکر المزنی رحمہ اللہ تعالی کی اس وصیت پر غور کریں، جو نماز کو اس کی اصل اور صحیح طریقہ پر ادا کرنے کی اپیل کرتی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری نماز تم کو نفع پہنچائے تو یہ سوچو کہ اس نماز کے بعد میں کوئی دوسری نماز ادا کرنے والا نہیں۔

☆ نماز پر پوری توجہ اور آخری حد تک اس کی حفاظت رکھنے کے باوجود عثمان بن ابی دہرش فرماتے ہیں کہ میں نے اب تک جو بھی نمازیں ادا کیں ان میں اپنی طرف سے کمی کی وجہ سے میں نے اللہ سے ہمیشہ مغفرت کا ہی طلب گار رہا۔

میرے اسلامی بھائیو! اللہ کی قسم کچھ ایسی بھی قومیں گزری ہیں جن کے لیے جو بھی احکامات صادر ہوئے ان کے لیے انہوں نے اپنے سر تسلیم خم کر دیا۔ اگر ان کی خطاؤں پر ان کی طعن وتشنیع ہوئیں تو وہ اس سے باز آئے، ان پر راتیں چھائیں تو یہ جاگتے بھی رہے، جب ان کے سامنے ان کے گناہوں کی کتابیں کھلیں تو وہ ٹوٹ پڑے، اور اپنے محبوب کا دروازہ کھٹکھٹایا، منت وسماجت کی، پھر بالآخر ان کے صبر وتحمل کے ثمرہ میں انہیں ان کا بدلہ دیا گیا۔ لیکن.......!!!

نماز کے دوران خشوع کی کیفیت کیسے حاصل ہو؟ اور وسائل خشوع کیا ہیں؟

میرے نمازی بھائیو! کچھ ایسے اسباب ہیں جن پر عمل کرتے ہوئے آپ نماز کے دوران خشوع کی کیفیت حاصل کر سکتے ہیں۔ اور وہ اسباب دو طرح کے ہیں:

پہلا: ایسے اسباب جن کا تعلق براہ راست نماز سے نہیں ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱۔ اللہ کی وحدانیت اس کی الوہیت، ربوبیت، اس کے تمام ناموں اور صفات پر کامل ایمان رکھنا۔

۲۔ اللہ رب العزت کی بڑائی پر اعتقاد رکھنا، اور حاضر وغائب ہر لمحات میں اللہ کی نگہبانی اور اس پر خالص ایمان رکھنا۔

۳۔ فقط اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرنا۔

۴۔ حلال وحرام کے اختیار میں تقوی الہی کا دامن تھامے رکھنا۔

۵۔ اکل حلال کو اختیار کرنا اور اکل حرام اور شبہات سے پرہیز کرنا۔

۶۔ خشوع کی صفت نصیب ہونے کے لیے اللہ سے گریا وزاری کرنا۔

۷۔ خشوع وخضوع کی کیفیت میں رہنے والے اشخاص کی مصاحبت اختیار کرنا۔

☆ دوسرا: ایسے اسباب جو نماز سے متعلق ہیں:

۱۔ نماز شروع کرنے سے قبل دلجمعی ویکسوئی۔

۲۔ اللہ کے حضور کھڑے ہونے کی عظمت کا استحضار۔

۳۔اپنی نماز سے ثواب حاصل کرنے کی پوری امید۔

۴۔اچھی طرح وضوء کرنا اور بیجا پانی خرچ کرنے سے بچنا اور ایڑی کو اچھی طرح دھونا۔

۵۔نماز کے لیے پوری طرح تیار ہو کر نکلنا۔آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کھانا حاضر ہو تو نماز کے لیے نہ نکلے اور نہ قضائے حاجت (بول وبراز) کو پوری کیے بغیر نماز کے لیے جائے (صحیح مسلم) بلکہ نماز کے لیے پوری طرح تیار ہو کر نکلے۔

۶۔باجماعت نماز ترک کرنے سے پرہیز کرے اور اذان ہوتے ہی فورا نماز کے لیے نکل جائے۔

۷۔سنتوں کو نہ چھوڑے، خاص طور پر وتر، فجر کی سنت اور تراویح کی نمازیں۔نیز تہجد کی نماز کی بھی پابندی کرے۔

۸۔قرآنی آیات کو پڑھنے اور ذکر واذکار کی ادائیگی کے دوران مفہوم کو بھی سمجھے۔

۹۔نماز میں جلدی نہ کرے، آپ کے نزدیک نماز کا عمل اتنا بھی آسان اور سادہ نہیں ہونا چاہیے جسے آپ جیسے چاہے ادا کرے۔

۱۰۔نماز کے آداب کا پاس ولحاظ رکھے، ادھر ادھر متوجہ ہونے اور مڑنے سے پرہیز کرے۔اور کھلواڑ کا ذریعہ نہ بنائے رکھے۔

۱۱۔نماز کے احکامات اور مستحبات کا خیال رکھے، آپ کی نگاہ سجدہ کی جگہ پر ہونی چاہیے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ”تم لوگ اپنی نمازیں اسی طرح ادا کرو جس طرح مجھے ادا کرتے ہوئے دیکھے ہو۔

۱۲۔امام کی اتباع کرو، امامتی کے لیے ان کا انتخاب فقط اسی لیے کیا گیا ہے تا کہ ان کی اتباع کی جائے۔

۱۳۔اپنے دل کو باہر کی دنیا سے آزاد کر دے، دنیائے جہان کے شور وغل کا اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پنکھ کی قیمت کے برابر بھی نہیں۔

۱۴۔جہاں لہو ولعب کے سامان ہوں یا تصاویر آویزاں ہوں یا شور وغل کا بازار گرم ہوں، وہاں نماز کے لیے کھڑے ہونے سے پرہیز کرے۔

۱۵۔اپنی ہر نماز کو آخری نماز سمجھے، ہم جن کو جانتے ہیں وہ بھی اپنی نمازیں ادا کر کے گزر چکے اور آپ بھی انہی میں سے ہونگے۔

میرے مسلمان بھائیو! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”جو بھی مسلم بندہ اپنی فرض نمازوں کے لیے اچھی طرح وضو کرے اور اپنے رکوع وسجود پورے خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرے۔اللہ ان کے تمام صغیرہ گناہوں کو ہمیشہ ہمیش کے لیے معاف کر دیتا ہے۔(صحیح مسلم)

خشوع کی بڑی اہمیت ہے، اور بڑا احساس بھی، یہ صفت انہی کو عطا ہوتی ہے جن کو اللہ توفیق بخشے۔اسی طرح خشوع سے محرومی بھی ایک بڑا وبال ہے۔یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دعاؤں میں ذکر کرتے ”اے اللہ! میں ایسے دل سے بھی پناہ مانگتا ہوں جن کے اندر خشوع کی صفت نہ ہو“۔(سنن ترمذی-صحیح)

ہم رب العلمین سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے اعمال کو ٹھیک رکھے اور اپنے لیے خالص کر لے۔اور ثواب بھی پورا پوا دے، اے اللہ ہم ایسے دل سے پناہ مانگتے ہیں جو خشوع کی صفت نہ رکھے، ایسی آنکھوں سے جو آنسو نہ بہائے، اور ایسی دعاء سے جو مقبول نہ ہو، اے اللہ! ہمارے گناہوں کو معاف فرما، ہمیں ہمارے والدین اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرما۔اللھم آمین۔

دوسری بحث: نماز کی ترغیب:

☆”نماز“ اسلام کا دوسرا رکن ہے، یہ ”شہادتین“ کے بعد اسلام کا سب سے اہم رکن شمار ہوتا ہے۔

☆نماز دین کا ستون ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ”اسلام تمام معاملات کا اصل ہے، اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کا آخری سرا جہاد ہے“۔(سنن ترمذی-صحیح)

☆نماز ہی ایک ایسا عمل ہے جس کا محاسبہ سب سے پہلے ہوگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

کہ ”روزمحشر بندوں سے سب سے پہلے نماز ہی کا محاسبہ ہوگا، چنانچہ جن کا معاملہ صحیح رہا وہ کامیاب رہا اور جن کا معاملہ فاسد ہوا وہ خسارہ اور گھاٹے میں رہا“۔(سنن ترمذی-صحیح)

☆ نماز ہی ایک ایسی عبادت ہے جو بندہ کو اپنے رب سے جوڑتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”تم میں سے جب کوئی نماز کی حالت میں ہوتا ہے تو وہ اس دوران اپنے رب سے مناجات میں مصروف رہتا ہے“(متفق علیہ) اللہ تعالی ایک حدیث قدسی میں فرماتا ہے کہ ”ہم نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے، اور میرے بندوں کے لیے وہی حصہ خاص ہے جس کی اس نے طلب کی۔ جب بندہ کہتا ہے " الحمد للہ رب العالمین" "تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے، جو سارے جہاں کا پروردگار ہے“ اللہ کہتا ہے کہ میرے بندہ نے میری حمد وثنا کی ہے۔ پھر جب بندہ تلاوت کرتا ہے“ الرحمن الرحیم” ”بڑا مہربان نہایت ہی رحم کرنے والا ہے“ تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میری تعریف کی، پھر جب بندہ پڑھتا ہے“ مالك يوم الدين” "بدلے کے دن کا مالک “ اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میری بڑائی بیان کی۔ پھر جب بندہ کہتا ہے " إياك نعبدو إياك نستعين" "ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں“ اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندہ کے درمیان کا معاملہ ہے، اور اس نے جو طلب کیا اس کو میں عطا کروں گا۔ پھر جب بندہ کہتا ہے” اهدنا الصراط المستقيم، صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم و لا الضالين“ ”ہم کو سیدھی راہ دکھا اور ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ان کی نہیں جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کی“ اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور بندہ کے درمیان کا معاملہ ہے، اور اس نے جو طلب کیا اس کو میں عطا کروں گا“۔

☆ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت میں نماز ہی تھی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو نماز کی وصیت کرتے ہوئے اپنی آخری سانس لی اور اس دنیائے فانی کو داغ مفارقت دے گئے۔ اور اپنے رفیق اعلی سے ملاقات سے قبل آپ یہی کہتے رہے، نماز......نماز......اور

اپنے غلاموں کے ساتھ معاملات کرنے میں اللہ سے ڈرتے رہو اور ان کے ساتھ نیک برتاؤ کرتے رہو۔(ابوداود-صحیح)

چنانچہ میرے بھائیو! نماز کی پوری طرح پابندی کریں، یہی وہ عبادت ہے جو ہمارے اور دین اسلام کے مخالفین کے درمیان حد فاصل ہے۔ یاد رکھیں جس نے نماز ادا کی اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے اس کو ضائع کیا اس نے دین کو بھی ضائع کر دیا، ہم اللہ سے عفو ودرگزر کے طلب گار رہیں۔

پانچوں نمازوں کی ترغیب:

☆ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ” آپ ﷺ نے فرمایا کہ ” اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے(۱) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکات دینا (۴) حج بیت اللہ کرنا (۵) اور رمضان کے مہینہ میں روزہ رکھنا“۔(صحیح بخاری-صحیح مسلم)

☆ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ”تمہارا کیا خیال ہے، کہ اگر کسی کے گھر کے سامنے کوئی ندی ہو، اس میں وہ دن میں پانچ دفعہ غسل کرتا ہو، تو کیا اس کے بدن پر میل باقی رہے گا؟ پھر آپ نے آگے فرمایا کہ یہی حال نمازوں کا بھی ہے جو گناہوں کو دھوڈالتی ہیں“۔(صحیح بخاری-صحیح مسلم)

☆ عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: ”اللہ کی قسم میں تمہارے سامنے ایک ایسی حدیث کا ذکر کرتا ہوں کہ اگر اس کا ذکر اللہ کی کتاب میں نہ ہوتا تو میں کبھی نہیں کرتا، میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ: ”کوئی بھی شخص اچھی طرح وضوء کرکے نماز ادا کرتا ہے تو اللہ اس کی اگلی نماز اور اس نماز کے درمیان واقع ہونے والی خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے“۔(صحیح بخاری-صحیح مسلم)

☆ عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”کوئی بھی شخص اپنی فرض نماز کے لیے اچھی طرح وضوء کرتا ہے اور خشوع وخضوع کے ساتھ رکوع اور سجدے ادا کرتا ہے تو اس کے سارے صغیرہ گناہ ہمیشہ ہمیش کے لیے معاف کردیے جاتے ہیں“۔(صحیح مسلم)

☆ ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ”ادا کی جانے والی ہر نماز سے قبل کے تمام گناہ معاف کردیے جاتے ہیں“۔(مسند احمد-صحیح)

☆ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ”رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے یکے بعد دیگرے معاقبہ کرتے رہتے ہیں، ان کی ملاقاتیں فجر اور عصر کی نماز میں ہوتی ہیں۔ پھر جو فرشتے تمہارے ساتھ رات بھر رہے اور وہ عروج کرتے ہیں تو ان کا رب ان سے پوچھتا ہے (حالاں کہ وہ ان سے زیادہ جانتا ہے) کہ تم نے میرے بندے کو کس حال میں پایا؟ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم جب ان سے جدا ہوئے تو وہ نماز کی حالت میں تھے اور جب ان کے پاس گئے تھے اس وقت بھی نماز ہی کی حالت میں تھے“۔(صحیح بخاری-صحیح مسلم)

☆ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ”پانچ نمازیں ہیں جن کو اللہ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے تو جو بھی ان نمازوں کی پابندی کرے گا اور ان کے شایان شان دانستہ طور پر کسی بھی نماز کو ضائع نہیں کرے گا، تو وہ مستحق ہوں گے کہ اللہ انہیں جنت میں داخل کردے۔ اور اسی طرح اگر کسی نے ایسا نہیں کیا تو ان کا حق اللہ پر کچھ نہیں ہوگا، چاہے تو سزا اور عذاب میں مبتلا کرے یا جنت میں داخل کردے“۔(ابوداود-صحیح)

تیسری بحث: باجماعت نماز ادا کرنے کی وجوبیت:

مسجدوں میں باجماعت نماز کی دائیگی کے لیے بے شمار قرآنی آیات، احادیث صحیحہ اور صحابہ کرام کے اقوال منقول ہیں، اور یہ کسی سے مخفی بھی نہیں ہیں، اسی لیے ہم مختصراً بعض دلائل پیش کریں گے تاکہ حجت قائم ہوجائے۔

☆ پہلا: قرآن کریم سے:

۱۔ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: ”وأقيموا الصلاة وآتوا الزكاة واركعوا مع الراكعين“ (البقرة:٤٣) ”اور نمازوں کو قائم کرو اور زکاۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو“ اس میں موضع استشہاد ہے: ”واركعوا مع الراكعين“ (اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو) یہ نص واضح طور پر باجماعت نماز کی دائیگی اور نماز کے دوران لوگوں کی شمولیت کے واجب ہونے پر دلالت کرتی ہے، اگر فقط ادائیگی مقصود ہوتی تو صرف یہ ذکر ہوتا ” وأقيموا الصلاة“۔

۲۔ دوسری جگہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: ”وإذا كنت فيهم فأقمت لهم الصلاة فلتقم طائفة منهم معك“ (النساء:١٠٢) ”اور (اے پیغمبر) جب تم ان مجاہدین کے لشکر میں ہو اور ان کو نماز پڑھانے لگو تو چاہیئے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ مسلح ہوکر کھڑی رہے“ اس آیت میں وجہ دلالت یہ ہے کہ جب اللہ تعالی نے جنگ کے دوران بھی باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے تو امن سکون کے دوران باجماعت نماز بدرجہ اولی واجب ہے۔ اس کے علاوہ اگر باجماعت نماز کی مہلت کے لیے امکان میسر ہوتا تو وہ افراد جو دشمنوں سے نبرد آزمائی کے لیے صف بستہ کھڑے ہیں۔ جن پر حملے ہونے کا اندیشہ کسی بھی پل باقی رہتا ہے۔ تو وہ بدرجہ اولی مستحق ہوتے کہ وہ باجماعت نماز کو ترک کرکے فرداً فرداً نمازیں ادا کرلے۔

۳۔ تیسری جگہ اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا: ”يوم يكشف عن ساق ويدعون إلى السجود فلا يستطيعون، خاشعة أبصارهم ترهقهم ذلة۔وقد كانوا يدعون إلى السجود

وهم سالمون "(القلم:٤٣) '' جس دن پنڈلی سے کپڑا اٹھا دیا جائے گا اور کفار سجدے کے لیے بلائے جائیں گے تو سجدہ نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی اور ان پر ذلت چھا رہی ہوگی حالانکہ سجدے کے لئے (اس وقت بھی) بلائے جاتے تھے جبکہ صحیح وسالم تھے''۔

سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب وہ'' حي علی الصلاۃ'' '' حي علی الفلاح'' کی آواز سنتے تو وہ جواب نہ دیتے، حالاں کہ وہ بالکل تندرست اور صحت یاب ہوتے۔

کعب الاحبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے سے لوگ کوتاہی کرنے لگے۔

باجماعت نماز ادا کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود جماعت ترک کرنے کے باب میں اس سے بڑھ کر وعید اور کیا ہو سکتی ہے۔

دوسرا: احادیث صحیحہ سے:

۱۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ'' میں چاہتا ہوں کہ میں لوگوں کو نماز ادا کرنے کا حکم دوں، پھر ایک شخص کو امامت کے لیے مامور کر دوں اور اس کے بعد میں لکڑی کی ایک گٹھری لے کر کچھ لوگوں کے ساتھ ان لوگوں کے گھروں میں آگ لگا دوں جو نماز کے لیے نہیں نکلتے ہیں'' گھروں میں آگ لگانے کی وعید ان لوگوں کے لیے ہو سکتی ہے جو واجبات کو چھوڑ دیتے ہیں۔

۲۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ''جس نے نماز کے لیے مؤذن کی ندا سنی، اور اس کو ماننے سے کوئی عذر نہیں حائل ہوا تو اس کی ادا کی ہوئی نماز قبول نہیں ہوئی، دریافت کیا گیا، یہ عذر کیا ہے اے اللہ کے رسول؟ آپ نے فرمایا: خوف اور بیماری''۔ (سنن ابو داود، سنن ابن ماجہ اور صحیح ابن حبان)

تیسرا: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال سے:

۱۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جس کو اس بات سے خوشی ہو کہ وہ کل اللہ سے اسلام کی حالت میں ملاقات کرے تو وہ اذان دی جانے والی (فرض) نمازوں کی پابندی کرے، کیوں کہ اللہ نے تمہارے نبی کے لیے ہدایت کے راستے مشروع کیا ہے، اور یہی (نمازیں) ہدایت کے راستے ہیں، اس لیے اگر تم اپنی نمازوں کو اپنے گھروں میں ادا کرو جس طرح پیچھے رہ جانے والا (منافق) اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے تو تم نے نبی کی ایک سنت کو ترک کر ڈالا۔ اور سنت نبوی کا ترک کرنے والا گمراہ ہو جاتا ہے۔ کوئی بھی شخص اچھی طرح پاکی حاصل کرتا ہے، پھر مسجد کا رخ کرتا ہے، تو اللہ تعالی اس کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھتا ہے، اس کے درجات میں اضافہ کرتا ہے، اس کے گناہوں کو معاف کرتا ہے۔ تم نے ہم سبھوں کو دیکھ لیا ہے، ہم میں سے وہی شخص جماعت کو ترک کرتا تھا جو اپنے نفاق میں واضح طور پر معروف ہوا کرتا تھا۔ کچھ ایسے بھی افراد تھے جو دو آدمیوں کے سہارے مسجد تک آتے، لوگ انہیں صفوں میں کھڑا کر دیتے تھے۔

۲۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد کے پڑوس میں رہنے والوں کی نماز صرف مسجد میں ہی جائز ہے، آپ سے دریافت کیا گیا، مسجد کے پڑوسی کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: جس نے اذان سنی۔ (مسند احمد)

۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ابن آدم کے کان پگھلتے سیسے سے بھرے جائیں، یہ زیادہ بہتر ہے کہ وہ اذان سنے اور لبیک نہ کہے (جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھے)۔

ان واضح اور صریح دلائل کے باوجود کیا کسی جماعت کو ترک کرنے والوں کے لیے کوئی عذر باقی رہ جاتا ہے؟ یہ تمام دلائل پڑھنے اور سننے والوں کے خلاف ایک حجت ہے، روز محشر اس کا محاسبہ ہوگا۔ اللہ بہتر توفیق عطا کرنے والا ہے۔

باجماعت نماز کے فوائد:

اللہ سبحانہ وتعالی نے باجماعت نماز میں بڑی فضیلت، بے پناہ حکمت اور بے شمار مصلحت پوشیدہ رکھا ہے، ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ بندے کی ازمائش اور امتحان لینا، تاکہ اللہ کے سامنے یہ واشگاف ہو جائے کہ جب ان کے لیے یہ ندا پیش کی جاتی ہے اور تکبیر بلند ہوتی ہے تو کون اس کے احکامات کی اتباع کرتا ہے۔

۲۔ مسلمانوں کے درمیان آپس میں تعارف اور تعلق کا رشتہ قائم ہونا، تاکہ وہ کسی عمارت کی مانند ایک جسم ہو جائیں جو ایک دوسرے سے جڑے رہتے ہیں، جو مسجدوں میں نمازیں ادا نہیں کرتے وہ اپنے محلّہ والوں سے متعارف نہیں ہو پاتے ہیں الایہ کہ ان سے کوئی دنیوی مصلحت نہ پیش آجائے۔

۳۔ غیر تعلیم کو تعلیم یافتہ بنانا، غافل کو بیدار کرنا اور ان کو یاد دہانی کرانا، جاہل کا کسی عالم کو دیکھتے ہوئے ان کی پیروی کرنا، غافل کا وعظ نصیحت کو سنتے ہوئے مستفید ہونا۔

۴۔ نماز ادا کرنے والا جماعت میں خشوع کی کیفیت کو محسوس کرتا ہے، اور نماز کے دوران غور وفکر کے ساتھ مستفید ہوتا رہتا ہے۔ اس کے برخلاف جو شخص اپنے گھر میں نماز ادا کرتا ہے اسے اس راز کا علم نہیں ہوتا، بلکہ بسا اوقات اس کے لیے نماز بہت بھاری محسوس ہوتا ہے اور وہ بے سود مرغی کے چونچ مارنے کے مانند اپنا سر مارتا ہے۔

۵۔ اللہ کے دشمنوں بشمول ابلیس اور ان کے ہمنوا جنات وانسان کے شیطانوں کو حیرانی میں ڈالنا، اور ان کے دلوں میں ڈر کا پہاڑ ڈال دینا، جنہیں فقط یہی اندیشہ رہتا ہے کہ کہیں مسلمان اور بالخصوص نوجوان طبقہ مساجد کا رخ نہ کر لیں۔

۶۔ مسجدوں کے لیے آمد ورفت کے نتیجہ میں بدن کے اندر ورزش کی بدولت، چستی وپھرتی جنم لینا، خاص طور پر جب کہ مسجد دور میں واقع ہو، اس کے برخلاف گھروں میں نماز ادا کرنے سے عام طور پر جسم کے اندر سستی اور اضمحلال کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

مسجدوں میں باجماعت نماز پڑھنے کے یہ کچھ فوائد بیان کیے گئے۔ بلاشبہ اس کے علاوہ

بھی دینی، دنیوی بہت سارے فائدے ہیں۔

اسی لیے میرے دینی بھائیو! مسجدوں میں باجماعت نماز دا ادا کرنے کی کوشش کریں، تاکہ آپ کا شمار منافقین میں نہ ہو۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ”جس نے چالیس دن تکبیر اولی کے ساتھ باجماعت نماز ادا کیا، اس کے لیے دو براءت لکھے جائیں گے، ایک جہنم سے چھٹکارا اور دوسرا نفاق سے خلاصی“۔ (جامع ترمذی-حسن)

بغیر کسی عذر کے باجماعت نماز ترک کردینے کی وعید:

۱۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس نے مؤذن کی اذان سنی اور جواب نہیں دیا تو اس کی نماز سوائے عذر کے قبول نہیں ہوگی“۔ (سنن ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

۲۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھوگے جس طرح یہ پیچھے رہ جانے والا اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی ایک سنت ترک کرنے کے مرتکب ہو جاؤگے، اور جو اپنے نبی کی سنت ترک کرتا ہے وہ گمراہ ہو جاتا ہے۔ (صحیح مسلم)

۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوئے سنا کہ: ” میں چاہتا ہوں کہ لوگوں کو نماز ادا کرنے کا حکم دوں، پھر ایک شخص کو امامت کے لیے مامور کردوں اور اس کے بعد میں لکڑی کی ایک گٹھری لے کر کچھ لوگوں کے ساتھ ان لوگوں کے گھروں میں آگ لگا دوں جو باجماعت نماز کے لیے نہیں نکلتے ہیں“ (متفق علیہ)

۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول مجھ کو مسجد تک پہنچانے والا کوئی شخص میسر نہیں ہے۔ پھر اس نے درخواست کی کہ اسے اپنے گھر میں ہی فرداً نماز ادا کرنے کی اجازت دے دی جائے، آپ ﷺ نے اسے اجازت دے دی۔ جب وہ پلٹ کر جانے لگا تو آپ نے

پوچھا کیا تم اذان سنتے ہو؟ اس نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا تب لبیک کہو"۔ (صحیح مسلم)

۵۔ ابو بردہ اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اذان کی آواز صحیح وتندرستی کے ساتھ سنی اور جواب نہیں دیا تو اس کی نماز مقبول نہیں ہوئی"۔ (امام حاکم: اورنہوں نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)

باجماعت نماز کے وجوب کے بارے میں فتوے:

سوال: آج کے دور میں بہت سارے مسلمان بشمول طلبہ نماز باجماعت ادا کرنے میں کوتاہی برتتے ہیں، اور وہ تاویل کرتے ہیں کہ بعض علما نے اس کی وجوبیت کی نکیر کی ہے۔ باجماعت نماز کا کیا حکم ہے؟ آپ ان کے لیے کیا کہیں گے؟

جواب: علماء کے راجح قول کے مطابق تمام صحت مند مسلمان شخص پر واجب ہے کہ وہ اذان سنتے ہی مسجد میں عام مسلمانوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "جس نے اذان کی آواز سنی اور وہ نماز ادا کرنے کے لیے مسجد نہیں آیا تو اس کی نماز مقبول نہیں ہوگی سوائے عذر کے"۔ (سنن ابن ماجہ)

سوال: بسا اوقات میں تھکا ماندہ ہوتا ہوں اور رات کو دیر سے سوتا ہوں، میں فجر کی نماز گھر میں ہی پڑھ لیتا ہوں، کیا یہ جائز ہے؟

جواب: مردوں کے لیے شریعت میں یہی حکم ہے کہ وہ اپنی پانچوں اوقات کی نمازیں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مسجد میں ادا کریں۔ اس میں کوتاہی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ فجر کی نماز اور دوسری نمازوں کے اوقات میں مسجد نہ جانا منافقین کی علامت ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: ﴿إن المنافقين يخادعون الله وهو خادعهم وإذا قاموا إلى الصلاة قاموا كسالى يراءون الناس ولا يذكرون الله إلا قليلا﴾ (النساء: ۱۴۲) "بے شک منافق اللہ سے

چالبازیاں کر رہے ہیں اور وہ انہیں اس چالبازی کا بدلا دینے والا ہے اور جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو بڑی کاہلی کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں صرف لوگوں کو دکھاتے ہیں اور یاد الٰہی تو صرف برائے نام کرتے ہیں۔

چوتھی بحث: صفوں کے پیچھے فرداً نماز ادا کرنا:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "صفوں کے پیچھے فرداً نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے"۔ (مسند احمد، سنن ابن ماجہ، اور شیخ البانی نے "الارواء" میں اس کی تصحیح کی ہے)

صفوں کے پیچھے فرداً نماز ادا کرنے کے بارے میں علماء کے تین اقوال ہیں:

۱۔ اس کی نماز تو صحیح ہو جائے گی لیکن مکمل شمار نہیں ہوگی، اس قول پر عمل کرتے ہوئے "جب کھانا حاضر ہو تو نماز پڑھنا جائز نہیں ہے" اور یہ رائے چاروں ائمہ کرام کی ہے۔

۲۔ ہر حال میں اس کی نماز باطل قرار دی جائے گی چاہے صف پوری ہو جائے، اور یہی قول امام احمد کے نزدیک معروف ہے۔

۳۔ شیخ الاسلام امام بن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ درمیانی رائے پر عمل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر صف مکمل ہو جائے تو فرداً نماز صف کے پیچھے جائز ہو جائے گی، کیوں کہ وہ صف بندی سے عاجز ہے، اور اللہ نفس کی وسعت بھر مکلّف بناتا ہے۔ لیکن اگر صف پوری نہ ہوئی ہو تو عذر نہ رہنے کے سبب صف کے پیچھے فرداً نماز صحیح نہیں ہوگی۔

خلاصہ:

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر صف مکمل ہو جائے تو تنہا نماز پڑھ لے کسی کو مت کھینچے، اور نہ ہی امام کے شانہ بشانہ نماز کے لیے آگے بڑھے، یہی بہتر اور راجح قول ہے، کیوں کہ یہ قول حدیث میں مذکور مطلق طور پر باطل ہونے اور مطلق طور پر صحیح ہونے سے زیادہ قریب ہے۔

پانچویں بحث: نماز چھوڑنے والے کا حکم:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:’’ آدمی اور کفر وشرک کے درمیان حد فاصل ترک نماز ہے‘‘۔(امام مسلم حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں)

مزید آپ ﷺ نے فرمایا:’’ہمارے اوران کے درمیان عہد وپیمان نماز کی ادائیگی کا ہے،تو جس نے نماز ترک کردی اس نے کفر کیا‘‘۔(امام احمد اور ترمذی نے حضرت بریدہ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے،اور علامہ البانی نے ،کتاب صحیح الجامع:۲۱۲۳رمیں اس حدیث کو صحیح شمار کیا ہے)

جمہور علماءکرام نے جان بوجھ کر ترک صلاۃ کے مرتکب کو کافر قرار دیا ہے،لیکن سستی کی بنا پر ترک صلاۃ کے نتیجہ میں کافر ہونے سے متعلق مندرجہ ذیل رائے قائم کیے ہیں:

۱۔اس حدیث کی روشنی میں:’’ آدمی اور کفر وشرک کے درمیان حد فاصل ترک نماز ہے‘‘(صحیح مسلم) نماز کا چھوڑنے والا چاہے جان بوجھ کر یا سستی کے بنا پر،وہ مطلق طور پر کافر ہے،وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہے۔

۲۔دیگر علماء کی رائے ہے کہ سستی کی بنا پر تارک صلاۃ کافر تو نہیں ہوگا اور نہ وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہوگا، بلکہ اس کا شمار فاسقین میں ہوگا،اس کے لیے دلیل بطاقہ والی حدیث ہے۔

۳۔شیخ الاسلامیہ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ درمیانی رائے پر عمل کرتے ہوئے اپنے’’ فتاوی‘‘ میں’’جو شخص کبھی نماز پڑھتا ہے اور کبھی نہیں پڑھتا ہے‘‘ کے مسئلہ میں فرماتے ہیں کہ: کثیر تعداد میں ایسے بھی لوگ ہیں جو اپنی پانچوں وقت کی نمازوں کے پابند نہیں ہوتے ہیں اور وہ سرے سے نماز چھوڑتے بھی نہیں ہیں، بلکہ کبھی پڑھتے اور کبھی نہیں پڑھتے ہیں، چنانچہ ایسے لوگ مؤمن بھی ہیں اور منافق بھی ،ایسے لوگوں کے لیے اسلام کا ظاہری حکم صادر ہوگا۔جب یہ احکام’’ابن سلول‘‘ پر جاری ہوسکتے ہیں تو دیگر افراد پر بدرجہ اولی جاری ہونگے۔

شیخ اپنے’’ فتاوی‘‘ میں ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:لیکن جو مستقل طور پر ترک صلاۃ کا مرتکب ہو اور بالکل نماز ادا نہ کرے اور وہ اسی حالت میں مر بھی جائے تو ایسے افراد کا شمار مسلمانوں میں نہیں ہوگا۔لیکن بہت سارے لوگ ایسے ہیں جو کبھی نماز ادا کرتے ہیں اور کبھی چھوڑ دیتے ہیں یعنی اپنی نمازوں کی پابندی نہیں کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کے لیے وعید آئی ہے،اور جن کے متعلق سنن میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے،آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ نے اپنے بندوں پر رات ودن میں پانچ وقت کی نمازیں فرض کی ہے،جو ان نمازوں کی پابندی کرے گا وہ مستحق ہوگا کہ اللہ انہیں جنت میں داخل کردے۔اور جو ان نمازوں کی پابندی نہیں کرے گا،ان کا اللہ پر کوئی حق نہیں ہوگا،اگر اللہ چاہے تو انہیں جنت میں داخل کردے یا پھر جہنم میں ڈال دے‘‘۔(سنن ابوداود-صحیح)

ان نمازوں کی پابندی کرنے والوں میں وہی لوگ شمار ہونگے جو اللہ کی طرف سے مقرر کردہ وقت پر ہی نمازوں کو اداء کرینگے،مقررہ وقت سے کبھی تاخیر نہیں کرینگے اور ان کے واجبات کو تارک نہیں کرینگے،اور یہ اللہ کی منشاء پر منحصر ہے،اور حدیث میں صراحت کے مطابق کبھی اس کے نوافل کو تارک نہیں کرینگے جو فرائض کے تکملہ کا ذریعہ بنیں گیں۔

۴۔شیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب یہ واضح ہوجائے کہ نماز کا چھوڑنے والا ارتداد کے سبب کافر ہے،تو اس پر مرتدین کے احکام جاری ہوں گے۔ان میں سے بعض احکام یہ ہیں:

پہلا:ان سے شادی کرنا جائز نہیں ہوگا،اور عقد شدہ نکاح باطل قرار دیا جائے گا۔

دوسرا:اگر عقد نکاح کے بعد وہ نماز ترک کرنے کا مرتکب ہوتا ہے تو نکاح فسخ ہوجائے گا۔

تیسرا:ایسا شخص جو ترک صلاۃ کا مرتکب ہو،اس کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال نہیں ہوگا۔

چوتھا:اس کا مکہ مکرمہ اور حدود حرم میں داخلہ ممنوع ہوگا۔

پانچواں:ایسے شخص کا اگر کوئی رشتہ دار وفات پاجائے تو میراث میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

چھٹا: جب وہ مرجائے تو اس کو غسل نہیں دیا جائے گا، کفن نہیں پہنایا جائے گا، جنازہ کی نماز بھی نہیں پڑھی جائے گی اور عام مسلمانوں کے ساتھ اس کو دفن بھی نہیں کیا جائے گا۔صحراء میں لے جا کر گڈھا کھود کر اس کے اسی کپڑوں میں دفن کر دیا جائے گا، تا کہ اس میں اس کی حرمت ضائع نہ ہو۔

ساتواں: اس کا حشر ''تعوذ باللہ'' کفر کے سرداروں جیسے فرعون، ہامان، قارون اور ابی بن خلف جیسا ہوگا، وہ کبھی جنت میں داخل نہیں ہوگا، اس کے اہل وعیال میں کسی کے لیے جائز نہیں کہ کوئی اس کے لیے مغفرت اور رحمت کی دعاء کرے، کیوں کہ وہ کافر ہے، وہ اس کا مستحق نہیں ،اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا ہے کہ:" ما كان للنبي والذين آمنوا أن يستغفروا للمشركين ولو كانوا أولي قربى من بعد ما تبين لهم أنهم أصحاب الجحيم"(التوبہ:۱۱۳)

''پیغمبر کو اور دوسرے مسلمانوں کو جائز نہیں کہ مشرکین کے لیے مغفرت کی دعاء مانگیں اگر چہ وہ رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں اس امر کے ظاہر ہونے کے بعد کہ یہ لوگ دوزخی ہیں''۔

میرے بھائیو! معاملہ بہت سنگین ہے، لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ بہت سارے لوگ اس موضوع کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے ہیں اور کوتاہی برتتے ہیں، جو نماز نہیں پڑھتے ہیں وہ اپنے گھروں میں گھسے رہتے ہیں، یہ قطعا جائز نہیں.......اللہ بہتر جاننے والا ہے۔

چھٹی بحث: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی صفت:

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے ہر اس شخص کے لیے پیغام ہے جو رسول اللہ ﷺ کی طرح نماز ادا کرنا چاہتا ہے، آپ کے اس قول پر عمل کرتے ہوئے کہ ''تم اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح تم مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھ رہے ہو''۔۔۔۔رسول اللہ ﷺ مندجہ ذیل طریقوں میں اپنی نمازیں ادا کرتے تھے۔احادیث سے یہ ثابت ہے، ہمیں ایسا ہی کرنا چاہیے۔

☆ اچھی طرح وضو کرے۔

☆ قبلہ رخ ہو۔

☆ تکبیر تحریمہ کہنے کے دوران اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھو تک یا اپنے دونوں کانوں کی لو تک اٹھائے۔

☆ اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اپنے سینے پر رکھے۔

☆ سنت ہے کہ دعاء استفتاح پڑھے اور وہ دعاء ہے "اللهم باعد بيني وبين خطاياي كما باعت بين المشرق والمغرب اللهم نقني من الخطايا كماينقى الثوب الأبيض من الدنس اللهم اغسل خطاياي بالماء والثلج والبرد"

''اے اللہ! تو میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری پیدا کر جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان پیدا کی ہے، اے اللہ! تو مجھے گناہوں سے اس طرح پاک وصاف کر جس طرح سفید کپڑوں کو میل سے صاف کیا جاتا ہے، اے اللہ! تو میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولے سے دھو ڈال''۔(صحیح بخاری:۷۴۴۔صحیح مسلم:۵۹۸)

☆ پھر کہے "أعوذ بالله من الشيطان الرجيم" ''میں شیطان رجیم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں'' "بسم الله الرحمن الرحيم" "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے'' اس کے بعد سورہ ''فاتحہ'' پڑھے اور آخر میں جہری نمازوں میں آواز کے ساتھ آمین کہے، اس کے بعد قرآن سے جو بھی سورت (آیت) یاد ہو اس کو پڑھے۔

☆ تکبیر کے ساتھ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے مونڈھوں یا اپنے دونوں کانوں کی لو تک اٹھاتے ہوئے رکوع کرے، اپنے سر کو اپنی پیٹھ کے برابر اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے، نیز اپنی انگلیوں کو پھیلا کر اطمینان کے ساتھ رکوع کی حالت میں کہے " سبحان ربي العظيم" "پاک ہے میرا رب جسکی ذات عظمت والا ہے"۔

☆ تکبیر کہتے ہوئے رکوع سے اپنا سر اٹھائے۔

☆ دونوں گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھتے ہوئے سجدہ کرے۔

☆تکبیر کہتے ہوئے اپنا سر اٹھائے۔

☆تکبیر کہتے ہوئے دوبارہ سجدہ کرے۔

☆تکبیر کہتے ہوئے سجدہ سے اپنا سر اٹھائے۔

☆اگر نماز دو رکعت والی ہو تو سجدہ ثانی سے اٹھ کر (تشہد کے لیے) بیٹھ جائے۔اپنے دائیں پاؤں کو کھڑا رکھے اور بائیں پاؤں کو بچھائے،اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے دائیں ران پر رکھے،شہادت والی انگلی کے علاوہ تمام انگلیوں کو بھینچ لے۔اپنے شہادت والی انگلی کو اللہ کا ذکر اور دعاء کے دوران توحید کے اشارہ کے لیے استعمال کریں۔

☆اگر نماز تین رکعت والی ہو جیسے مغرب کی نماز،یا چار رکعت والی ہو جیسے ظہر،عصر یا عشاء کی نماز،تو تشہد اور درود پڑھے،پھر اپنے گھٹنوں پر سہارا لیتے ہوئے کھڑے ہو جائے،اپنے ہاتھوں کو مونڈھوں تک (یا کانوں کی لو تک) لے جاتے ہوئے تکبیر کہے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سینہ پر رکھے اور صرف سورہ فاتحہ کی تلاوت کرے۔

تصرف کے ساتھ شیخ بن باز کی کتاب ''کیفیۃ صلاۃ النبی'' کی رسالہ سے ماخوذ ہے

نماز کے بعد ذکر:

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے تمام مسلمانوں کے لیے عرض ہے کہ حدیث کے مطابق اپنی ہر فرض نماز کے بعد یہ کہے:

☆'' استغفر الله'' تین بار۔

☆ '' لا إله إلا الله وحده لا شريك له،له الملك وله الحمد،وهو على كل شيء قدير۔لا حولا ولا قوةإلا بالله۔لا إله إلا الله ولا نعبد إلا إياه،له النعمه،وله الفضل،وله الثناء الحسن۔لاإله إلا الله مخلصين له الدين ولو كره الكافرون۔ اللهم لا

مانع لما أعطيت،ولا معطى لما منعت،ولا ينفع ذالجد منك الجد۔''

''اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں،وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں،اسی کی ساری ملکیت ہے،تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں،اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔نیکی کا کام کرنے اور گناہ سے بچنے کی قوۃ صرف اللہ ہی کی توفیق سے حاصل ہوتی ہے۔اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں،ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں،تمام نعمتیں اسی کی ہیں،اور تمام فضل و کرم اسی کے ہیں،اور عمدہ تعریف اسی کے لیے ہے،اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں،اسی کے لیے ہم دین (اسلام) کو خالص کرتے ہیں اگرچہ کافر اسے ناپسند کرتے ہیں۔اے اللہ تو جو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں،اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں،کسی مالدار کی مالداری (اللہ کے عذاب سے) بچا نہیں سکتی سوائے تیری ذات کے''۔

☆فجر اور مغرب کی نماز کے بعد مذکورہ دعاء کے ورد کے ساتھ یہ بھی اضافہ کرے'' لا إله إلا الله وحده لا شريك له،له الملك وله الحمد،يحى ويميت وهو على كل شيء قدير'' ''اللہ کے علاوہ کوئی حقیقی معبود نہیں،اس کا کوئی شریک نہیں،اسی کی ساری ملکیت ہے،تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں،اور وہ جلاتا بھی اور مارتا بھی ہے وہ ہر چیز پر قادر ہے''۔(دس بار)

☆پھر آیۃ الکرسی پڑھے۔

☆پھر سورہ اخلاص،سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھے،بہتر یہ ہے کہ فجر اور مغرب کی نماز کے بعد یہ مذکورہ سورتیں تین بار پڑھے،

درود و سلام نازل ہوں ہمارے نبی پر اور ان کے آل پر اور ان کے تمام اصحاب پر اور ان تمام لوگوں پر جو قیامت تک احسان کے ساتھ ان کی پیروی کرتے رہینگے،اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔

ساتویں بحث:اہم مسائل:

☆مسئلہ:کیا رکوع وسجود کی تسبیحات میں اضافہ کرنا جائز ہے؟

شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سجدہ میں یہ کہے: "سبحان ربي الأعلى" یہ وجوب ایک ہی دفعہ پر منحصر نہیں ہے بلکہ تین پانچ یا دس تک اضافہ کرسکتا ہے اور یہی افضل ہے، یہی حال رکوع کا بھی ہے: کم سے کم تین دفعہ " سبحان ربي العظيم " کہے، اگر تین دفعہ سے زیادہ پانچ سات یا دس تک اضافہ کرتا ہے تو بہتر ہوگا۔ (فتاوی نور علی الدرب: ۶۳/۱۲)

☆مسئلہ : "بسم الله الرحمن الرحيم" (بسملہ) سورہ فاتحہ کی آیت میں شامل ہے یا ایک مستقل آیت ہے؟

"بسم الله الرحمن الرحيم" (بسملہ) ایک مستقل آیت ہے، سورہ فاتحہ کی آیت میں شامل نہیں ہے۔

ہر رکعت میں " أعوذبالله من الشيطان الرجيم" (تعوذ) پڑھے یا صرف پہلی رکعت میں پڑھ لینا کافی ہے؟

شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جس نے "أعوذ بالله من الشيطان الرجيم" (تعوذ) پڑھا کوئی حرج نہیں، اور اسی طرح دیگر رکعتوں میں نہیں پڑھا پھر بھی کوئی حرج نہیں۔ لیکن پہلی رکعت میں ضرور " أعوذ بالله من الشيطان الرجيم" (تعوذ) پڑھے۔ (فتاوی ابن باز: ۲۴۴/۲۹)

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: پہلی رکعت میں ہی صرف " أعوذ بالله من الشيطان الرجيم" (تعوذ) پڑھے کیوں کہ نماز کی تلاوت ایک ہی قرات ہوتی ہے، الا یہ کہ وہ 'أعوذ بالله من الشيطان الرجيم" نہ پڑھ پائے اور رکوع میں جاکر امام کو یاد آئے تو وہ دوسری رکعت میں " أعوذ بالله من الشيطان الرجيم" (تعوذ) پڑھ لے لیکن اگر ہر رکعت میں "أعوذ بالله من الشيطان الرجيم" (تعوذ) پڑھتا ہے تو حکم کا اطلاق بہت وسیع

ہو جائیگا۔ (الشرح الممتع: ۱۴۱/۳)

☆مسئلہ: کیا تکبیر تحریمہ کے لیے شرط ہے کہ وہ باآواز بلند کہے یا ہونٹوں اور زبان کی حرکت ہی کافی ہے؟

شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہونٹوں اور زبان کے ملنے کے ساتھ باآواز بلند کہے۔ (فتاوی نور علی الدرب، ۲۱۵/۸)

شیخ محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ باآواز بلند پڑھنا ضروری نہیں ہے، زبان اور ہونٹ کا ہلنا ہی کافی ہے۔ (الشرح الممتع ،۲۱/۳)

(میری رائے ہے کہ) (ہونٹوں اور زبان کی حرکت کے ساتھ پڑھنا اور سنانا واجب ہے، سماعت میں اختلاف ہے، رہی بات پڑھنا تو یہ دل سے کافی نہیں سمجھا جائیگا۔)

☆مسئلہ: کیا امام سورہ "فاتحہ" پڑھنے کے بعد کچھ دیر کے لیے خاموش رہے گا؟

شیخ ابن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: احادیث سے صرف دو "سکتے" ثابت ہیں: پہلا "سکتہ" تکبیر اولی کے بعد اور اس کو "سکتہ الاستفتاح" کہتے ہیں۔ دوسرا "سکتہ" امام کے رکوع میں جانے سے قبل قرات کے آخر میں یہ "سکتہ لطیفہ" ہے جو قرات اور رکوع کے مابین بطور حد فاصل ہے، سورہ فاتحہ کی قرات کے بعد بھی ایک "سکتہ" کی روایت مذکور ہے، لیکن اس سلسلہ کی حدیث ضعیف ہے، اس کے لیے کوئی واضح دلیل منقول نہیں ہے اس لیے ترک کردینا افضل ہے، اس کو بدعت قرار دینا بھی وجہ نہیں بنتی، کیوں کہ اس کا اختلاف علماء کے نزدیک مشہور ہے (الفتاوی: ۸۴/۱۱)۔

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو علم وحکمت کا مالک مطلق ہے،اور جس کی توفیق سے اس ناچیز کو یہ معمولی کام پیش کرنے کا موقع ملا۔لہذا اس کی تعریف اس کی مخلوقات کی تعداد کے برابر اور اس کی رضامندگی وخوشندی کے برابر اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر ہے۔میں ان تمام اشخاص کا شکریہ ادا کروں گا جنھوں نے اس عمل کو مکمل اور تیار کرنے میں میرا ادنی سا بھی تعاون کیا ہے۔میں یہ دعوی نہیں کرتا کہ ”التنويع في أذكار الصلاة“ میری ذاتی تصنیف ہے،لیکن میں امام سعدی رحمہ اللہ کا یہ قول بطور تمثیل پیش کرتا ہوں:

فهذه فوائد جمعتها من — كتب أهل العلم قد حصلتها

جزاهم المولى عظيم الأجر — والعفو مع غفرانه والبر

”یہ کچھ باتیں ہیں جنہیں میں نے علماء کی کتابوں سے حاصل کر کے یکجا کیا ہے،میں دعاء گو ہوں کہ اللہ تعالی ان علماء کرام کو اجر عظیم سے نوازے اور ان کی خطاؤں کو معاف کر کے انہیں برتر وبالا کر دے“۔

اللہ سبحانہ وتعالی کے اسمائے حسنی اور صفات علی کے ذریعے دعاء کرتا ہوں کہ وہ اس عمل کو قبول فرما،میرے لیے اور میرے مسلم بھائیوں کے لیے اس کو نفع کا ذریعہ بنا اور ہمارے گناہوں اور خطاؤں کو درگزر کر۔اور وہ بہترین سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

درود وسلام نازل ہوں اس کے بندہ اور اس کے رسول محمد بن عبداللہ ﷺ پر،ان کے آل پر اور ان کے تمام اصحاب پر اور ان کے بعد قیامت تک احسان کے ساتھ ان کی اتباع کرنے والے پر اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔

طارق بن محمد القطان

t.qattan@gmail.com

فہرست

عرض ناشر..

پیش لفظ..

ناشر..

تعارف..

تقریض:ڈاکٹر شیخ محمد الحمود النجدی..

تقریض:ڈاکٹر شیخ محمد ضاوی العصیمی..

مقدمہ..

نماز کے ذکر میں تنوع..

نماز کے مسائل..

پہلی بحث:نماز میں خشوع..

دوسری بحث:نماز کی ترغیب..

تیسری بحث:باجماعت نماز کی وجوبیت..

چوتھی بحث:صف کے پیچھے فردا نماز کا حکم..

پانچویں بحث:نماز ترک کرنے والوں کا حکم..

چھٹی بحث:نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا وصف..

ساتویں بحث:اہم مسائل..

اختتام..